عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد ۱۲ • شمارہ ۳۳ • بتاریخ ۲۱ تا ۲۷ جنوری ۱۹۹۴ء

انٹرنیشنل

دونوں جہاں میں آپ ﷺ سا کون ارجمند ہے
عرشِ علیٰ تک آپ ﷺ کا پرچم بلند ہے
(طویل نعت)

تین انگریز نومسلمہ عورتوں کے
پیغامات
قدیم مسلمان عورتوں کے نام

خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین
تاجدارِ ختمِ نبوت
صلی اللہ علیہ وسلم کا
اسوۂ حسنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے گستاخ کی
سزا

پندرہویں صدی
قادیانیت کی
موت کی صدی
ثابت
ہوگی

ابلیس کا
معنی خیز خطاب
اور اس کا نتیجہ

شمع ختم نبوت کے پروانوں اور اہل خیر حضرات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے احباب نے اس لئے قائم کی تھی کہ ملک کی مروجہ سیاست سے الگ تھلگ رہ کر عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی (جس سے انگریز حکومت نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے دعوائے نبوت کرایا تھا) کے برپاکردہ فتنے کا ہر محاذ اور ہر میدان میں مقابلہ کیا جائے چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس کے مختلف شعبے ہیں۔

1. شعبہ **تصنیف و تالیف** یہ شعبہ رد قادیانیت پر مختلف زبانوں میں مفت لٹریچر شائع اور فراہم کرتا ہے۔
2. شعبہ **تبلیغ** اس شعبہ کے تحت تربیت یافتہ مبلغین کی جماعت اندرون و بیرون ملک پر زور دلائل کے ذریعے قادیانیت کا تعاقب کرتی ہے۔
3. شعبہ **تدریس** اس شعبہ کے تحت ڈیڑھ درجن سے زائد دینی مدارس ہیں' جن میں مقامی و بیرونی طلباء علوم دین اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں' جن کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات عالمی مجلس ادا کرتی ہے۔

عالمی مجلس نے روس سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستوں میں قادیانی سازشوں کو ناکام بنایا اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع کرا کے تقسیم کئے۔ قرآن مجید کی طباعت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اس کے علاوہ دینی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ عالمی مجلس کے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں دفاتر موجود ہیں' جہاں ہمہ وقتی مبلغ اور کارکن فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ اس وقت قادیانی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں جو تشنہ تکمیل ہیں۔ ہم شمع ختم نبوت کے تمام پروانوں اور اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھیں اور ختم نبوت کے اس مقدس مشن میں عالمی مجلس کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی زکوۃ' خیرات' صدقات و عطیات وغیرہ سے جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ)	(محقق العصر حضرت مولانا)	(حضرت مولانا)
خان محمد عفی عنہ	محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ	عزیز الرحمن جالندھری
خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تمام رقوم مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

شائع کردہ :- دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون : ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۳۳ ● بتاریخ ۵ر شعبان المعظم تا ۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۱۷ر جنوری تا ۲۳ر جنوری ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ اٹھ اے غافل (نظم) ـــــ ۳
۲۔ پندرہویں صدی قادیانیت کی موت کی صدی (اداریہ) ـــــ ۵
۳۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ ـــــ ۶
۴۔ انوار عرفات و جبل رحمت ـــــ ۷
۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی سزا ـــــ ۹
۶۔ دعا ـــــ ۱۱
۷۔ نظریہ ارتقاء یا توہمات؟ ـــــ ۱۲
۸۔ تین نومسلمہ انگریز عورتوں کے پیغامات ـــــ ۱۵
۹۔ نعت رسول مقبولؐ (طویل نعت) ـــــ ۱۷
۱۰۔ ایک تجزیہ، ایک دعوت فکر ـــــ ۲۲
۱۱۔ ایک حقیقت پسند اور جذباتی مرزائی ـــــ ۲۵

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیمؔ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

خزانچی
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات، انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳۴۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ پرانی نمائش کراچی

اٹھ اے غافل سبق پھر سیکھ فرمان رسالت سے۔

فکر حسن حضرت مولانا جمیل احمد صاحب جونپوری نور اللہ مرقدہ

یہ کیوں اے قوم مسلم تجھ سے برگشتہ زمانہ ہے
ترا اک دل حوادث پر حوادث کا نشانہ ہے
اگر بجلی کی زد پر ہے تو تیرا آشیانہ ہے
مگر بے حس ہے تو باطل حواس بیگانہ ہے

ارے غافل ترا اس درجہ غفلت کوش ہوجانا
تجھے زیبا نہیں ہے اس طرح بے ہوش ہوجانا

نہ تجھ میں آج کوئی علم و فن کی شان باقی ہے
نہ صنعت اور تجارت کی طرف رجحان باقی ہے
نہ تجھ میں غیرت آبا نہ ان کی آن باقی ہے
جسے ایمان کہتے ہیں نہ وہ ایمان باقی ہے

وہی قرآن باقی ہے وہی اسلام باقی ہے
مگر تو ہے کہ جب بھی خاسر و ناکام باقی ہے

ترے سینے میں اف لہو و لعب کا تیر گڑ جانا
نکل کر راہ حق سے اور رسوم بد میں پڑجانا
تیرے ہاتھوں ستون دین و ملت کا اکھڑ جانا
ہوا لازم تری تقدیر کا تجھ سے بگڑ جانا

رسول ہاشمی کے دامن اقدس کو جب چھوڑا
خدا کی رحمتوں نے بھی تیری جانب سے منہ موڑا

نہ تجھ کو پاس ملت ہے نہ احساس شریعت ہے
نہ کچھ قومی حمیت ہے نہ اسلامی اخوت ہے
بڑوں کی اب نہ عزت ہے نہ اب چھوٹوں پہ شفقت ہے
نہ ربط باہمی ہے اور نہ انسانی شرافت ہے

اگر کچھ ہے نفاق اور بغض کینہ ہے عداوت ہے
ابھی تعریف منہ پر پیٹھ پیچھے پھر شکایت ہے

روش تیری انوکھی ہے تیری چالیں نرالی ہیں
کہ جس سے دین ہو بدنام وہ رسمیں نکالی ہیں
تماشے ناچ' باجے شادیوں کے جزو عالی ہیں
کوئی ٹوکے تو کہہ دینا کہ ہم تو لاابالی ہیں

خدا راضی ہو جس سے کام ایسے ہو نہیں سکتے
ہم اپنے داغ بدنامی کو ہرگز دھو نہیں سکتے

ذرا سن جب ہوا تھا عقد زہرا شاہ خیبر سے
یہ کام انجام پایا کس سے خود دست پیمبر سے
زمیں سے آسماں تک گونج اٹھا اللہ اکبر سے
مبارک کی صدائیں آتی تھیں دیوار سے در سے

مگر اس بزم اقدس میں تماشے تھے نہ باجہ تھا
زباں پر بھی کسی کی ایسی باتوں کا نہ چرچا تھا

علیؓ کے گھر میں جب وہ نور رخصت ہو کے آئی تھی
بتاؤں میں کہ کیا سامان اپنے ساتھ لائی تھی
دو مشکیزے' دو مٹی کے گھڑے' اک چارپائی تھی
تھی اک چکی جو آٹا پیسنے کو اس نے پائی تھی

ہاں اک چھاگل تھی' اک تکیہ تھا' اک گدا تھا' چادر تھی
جہیز یہ مختصرا اس کا ہے جو بنت پیمبر تھی

یہ وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں زمانے کی قیادت ہے
یہ وہ ہیں جن کے سر پر ضوفشاں تاج سعادت ہے
یہ وہ ہیں جن کی ٹھوکر پر نچھاور جاہ و ثروت ہے
یہ وہ ہیں جن کے قدموں پر تصدق باغ جنت ہے

انہی کی اقتدا انسان کو انسان کرتی ہے
گدائے بے نوا کو دہر کا سلطان کرتی ہے

اٹھ اے غافل سبق پھر سیکھ فرمان رسالت سے
صحابہؓ کی عظیم الشان اسلامی اخوت سے
ائمہ کی عدیم المثل ایمانی حرارت سے
اسی ذوق عبادت اسی شوق شہادت سے

جہاد فی سبیل اللہ کی شان جلالت سے
حسینؓ ابن علیؓ کے کربلا کی استقامت سے

جمیلؒ غمزدہ کی ہے دعا بارگاہ باری میں
یہ امت زندگی کب تک گزارے آہ و زاری میں
اسے وہ ذوق حاصل ہو تری طاعت گزاری میں
کہ پھر ہوجائے یہ ضرب المثل پرہیزگاری میں
یہ امت سو رہی ہے خواب سے بیدار ہوجائے
اٹھے اٹھ کر مطیع احمد مختارؐ ہوجائے

پندرھویں صدی قادیانیت کی موت کی صدی ثابت ہوگی

صوبہ سندھ کا علاقہ تھر پچھلے کئی سالوں سے قحط و خشک سالی کا شکار ہے' معاشی بدحالی نے وہاں کے عوام کی زندگی اجیرن بنادی ہے۔ قحط' خشک سالی اور معاشی بدحالی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باطل قوتیں وہاں کے قحط زدہ عوام کا ایمان لوٹنے کے لئے بہت زیادہ سرگرم عمل ہو چکی ہیں۔ ہندوؤں کی خاصی تعداد بھی سرحد پار کرکے پاکستان پہنچ رہی ہے اور عیسائی مشنریاں بھی میدان میں آئی ہوئی ہیں' ان کا مقصد بھی وہاں کے مفلوک الحال لوگوں کو عیسائی بنانا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ سرگرمی علاقہ تھر میں قادیانی دکھا رہے ہیں۔ معاصر عزیز ہفت روزہ تکبیر کراچی نے اپنے ۸ دسمبر کے شمارے میں قادیانیوں کی سرگرمیوں سے متعلق ایک اہم رپورٹ میں اہم انکشافات کئے ہیں' وہ رپورٹ قبل ازیں شائع کی جاچکی ہے۔ رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ ربوہ سے رعایتی نرخوں پر قادیانیوں کو ڈش اینٹینا مہیا کئے جاتے ہیں۔ پاکستان ٹی وی کے پروگرام جام کردیئے جاتے ہیں تاکہ جن گھروں میں ٹی وی ہے وہ ٹی وی پر مرزا طاہر کی بدنما شکل بھی دیکھیں اور اس کا گمراہ کن بیان بھی سنیں۔ مقام مسرت ہے کہ سچے مسلمان مقررہ وقت پر ٹی وی بند کردیتے ہیں۔

۲۔ سپریم کورٹ نے حال ہی میں جو قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا ہے' اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے جو قانون کے خلاف اور عدالت عظمیٰ کی توہین ہے۔

۳۔ انہوں نے قادیانی اسکواڈ یعنی فورس بنا رکھی ہے' اس کا مقصد دہشت گردی' تخریب کاری' دھونس اور سادہ لوح مسلمانوں کو تبلیغ کے ذریعے قادیانیت کے شکنجے میں کسنا ہے تاکہ وہ اس شکنجے سے باہر نہ نکل سکیں۔

۴۔ وہاں کے قادیانی اپنی نوجوان لڑکیوں خصوصاً ان لڑکیوں کو جو زیر تعلیم ہیں نوجوانوں کو قادیانیت کے جال میں پھانسنے کے لئے استعمال کرتے ہیں' حتیٰ کہ پہلی بیوی کو طلاق دلوا کر اپنی لڑکی سے نکاح کرادیتے ہیں۔

۵۔ ایک قادیانی لڑکی قادیانی مذہب کی حقیقت کو سمجھ کر مسلمان ہوگئی وہ سمجھ گئی کہ اس مذہب کا بانی مرزا قادیانی غیر محرم عورتوں سے اختلاط کرتا رہا اور اس کے گھر میں غیر عورتوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا (بقول شاعر قادیانی مذہب کسی شاعر کے اس شعر کا مصداق ہے۔

منظور ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو مذہب وہ چاہئے کہ زنا بھی حلال ہو)

لڑکی نے مسلمان سے نکاح بھی کرلیا۔ بااثر قادیانیوں نے اسے اغوا کرلیا اور اس کے باپ کے گھر چھوڑ دیا جبکہ اس کا چھ ماہ کا حمل بھی ضائع کرادیا گیا۔

یہ اور اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں' جنہیں رپورٹ میں شائع کیا گیا ہے۔ مسلمان جب انتظامیہ کے پاس قادیانی سرگرمیوں کی شکایت لے کر جاتے ہیں تو انتظامیہ جو مسلمان کہلاتی ہے وہ مسلمانوں کو ہی ڈانٹ ڈپٹ کرکے بھگا دیتی ہے اور قادیانیوں کا ساتھ دیتی ہے۔ مبینہ طور پر کہا جاتا ہے کہ ربوہ سے انتظامیہ کو اپنے ماتحت رکھنے اور من مانی کرانے کے لئے کافی رقم آتی ہے' جو انتظامیہ میں تقسیم کی جاتی ہے ہم اس پر سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ۔

باغباں جب چور ہو تو کون رکھوالی کرے
اس چمن کا حافظ خدا جس کی مالی ہی پامالی کرے

جب وہاں کی انتظامیہ ہی چند ٹکوں کی خاطر قادیانیوں کے ہاتھ کھلونا بنی ہوئی ہے تو پھر گلہ شکوہ کس سے کریں؟

قادیانیوں نے ڈش اینٹینا کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ مرزا طاہر کا تھوڑی دیر بیان ہوتا ہے' اس کے بعد فحش فلمیں شروع ہو جاتی ہیں' جو سادہ لوح نوجوان قادیانیوں کے جھانسے میں آکر مرزا طاہر کا بیان سننے کے لئے جاتے ہیں' وہ بیان کے بعد فحش فلموں سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں' فحش فلمیں بھی نشہ کا درجہ رکھتی ہیں' جب ایک مرتبہ دیکھ لی تو دوسری مرتبہ خود بخود چلے جاتے ہیں۔ قادیانیوں کی نوجوان لڑکیاں بھی وہاں موجود ہوتی ہیں' ان سے "آنکھ مٹکا" شروع ہو جاتا ہے' اور وہ انہیں اپنے فریب میں پھنسا کر قادیانی بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔

قادیانی مرتد' زندیق اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ وہ کسی بھی انداز میں خواہ وہ ڈش اینٹینا کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو تبلیغ نہیں کرسکتے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ قانون کے مجرم ہیں۔ خدمت خلق کے نام سے بھی وہ دھوکہ دیتے ہیں۔ یہ بھی تبلیغ ہی کے زمرے میں آتا ہے' اس لئے ان کے خلاف وفاقی حکومت خاص طور پر سندھ کی حکومت کو سخت کارروائی کرنی چاہئے۔ اس وقت علاقہ تھر جس کیفیت سے دوچار ہے' اس کی طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ وہاں کے غریب عوام بھوک' افلاس اور پانی کی شدید قلت سے دوچار ہیں' اس مسئلہ کو ہنگامی بنیادوں پر حل کرنا چاہئے تاکہ غیر مسلم مشنریاں (قادیانی' عیسائی وغیرہ) خدمت خلق کے نام پر وہاں کے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکیں۔

پچھلے دنوں مرزا طاہر نے لندن سے ایک بیان میں کہا تھا کہ یہ صدی "احمدیت" کے غلبہ کی صدی ہے۔ اول تو ان کے عقیدے کے مطابق پندرھویں صدی کا وجود ہی نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ مرزا قادیانی نے چودھویں صدی کو آخری صدی اور خود کو اس آخری صدی کا آخری مجدد کہا تھا' پھر بھی اس کے الہام بازی کے برخلاف پندرھویں صدی آگئی' اور اب وہ اسے "احمدیت" کے غلبہ کی صدی قرار دے رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں! یہ صدی قادیانیت کی موت کی صدی ثابت ہوگی' اور یہی ڈش اینٹینا جس پر یہ اترا رہے ہیں' یہ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا (انشاء اللہ)۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ط

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مخلص اور سچا آدمی آج تک پیدا نہیں ہوا

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ترجمہ "بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔"

رب العالمین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو ظلم اور کفر کے اندھیروں سے نکال کر توحید کی روشنی عطا فرمائی۔ تمام انسانیت کی فلاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں موجود ہے۔ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ نبوت ملنے سے پہلے کی زندگی پر بھی نظر ڈالتے ہیں۔ نبوت ملنے کے بعد مکی اور مدنی زندگی کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کو دیکھتے ہیں۔ بحیثیت باپ یا بحیثیت شوہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔

میدان جنگ اور زمانہ امن کے حالات پر بھی نگاہ ڈالتے ہیں۔ اس وقت برملا اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیک وقت ایک عظیم شوہر اور ایک عظیم شہنشاہ تھے جامع الکمالات ذات آپ ہی کو ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اسلام سے قبل عورتوں کو معاشرے میں حقیر سمجھا جاتا تھا۔ آپؐ نے ایسا نمونہ پیش کیا کہ عورتیں معاشرہ کا اہم جزو بن گئیں۔ قرآن نے ان کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف (سورۃ البقرہ)

اور والدین کے لئے۔

وبالوالدین احسانا (سورۃ البقرہ)

فرمایا۔ اگر ہم قرآن مجید کی آیات کریمہ اور ان کے معانی پر غور کریں اور اس مفہوم پر دھیان دیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و تابعداری کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و تابعداری بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (سورۃ النساء پ ۵)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ رب العزت کی اطاعت کی۔"

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا چاہتا ہے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مبارک واقعات ہر ملک اور ہر طبقہ کے فرد اور جماعتوں کے لئے بہترین نمونہ اور مثال ہیں۔

خلق محمدی ایسا لفظ ہے کہ اب بہترین بزرگوں کے

تحریر۔ محمد طیب فاروقی ' جھنگ

عادات و اخلاق' اطوار و شمائل کے اظہار کے لئے مشبہ بہ بن گیا ہے۔

اخلاق نبوی غیر مسلم مفکرین کی نظر میں

پروفیسر سیڈیو مشہور فرانسیسی مستشرق تاریخ داں ہے جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتا ہے۔

"آنحضرت خندہ رو' ملنسار' اکثر خاموش رہنے والے' بکثرت ذکر خدا کرنے والے' لغویات سے دور' بیہودہ پن سے نفور' بہترین رائے اور بہترین عقل والے تھے۔"

(خلاصہ تاریخ عرب پروفیسر سیڈیو ص ۴۲)

سر ولیم میور بھی لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں باوجود مستشرق ہونے کے آپؐ کے اخلاق حمیدہ کا اعتراف (تذکرہ بڑے احسن انداز میں) کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرشکوہ شخصیت' آپؐ کا خلق عظیم' آپؐ کی سیاسی اور تاریخی عظمت ایسے حقائق ہیں جن کا علم ہونے پر کوئی غیر مسلم بھی اپنے تعصبات میں قید نہیں رہ سکتا۔ پروفیسر لیونارڈ اپنے ایک مقالے میں رقمطراز ہے کہ۔

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مخلص اور سچا آدمی پیدا نہیں ہوا۔ آپؐ ذکاوت اور اخلاص کے پیکر تھے۔"

(Leonard Islam Her moral and spiritual value. P-43)

ہملٹن گبپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پر اثر شخصیت اور اخلاقی برتری کا اعتراف اس طرح کیا ہے۔

"ہمارے نزدیک یہ بات محتاج بیان نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنے ارادے اور جذبات جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے تابع کر دیئے تھے اس کی تمام تر وجہ آپؐ کی شخصیت کا اثر تھا۔ اگر یہ اندازہ یا اثر نہ ہوتا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاوی کو کبھی اہمیت نہ دیتے۔ آپؐ کی دینی تعلیمات سے بڑھ کر آپؐ کی اخلاقی عظمت تھی' جس نے اہل مدینہ کو انصار بنایا۔"

(H.A.R.Gibb (Muhammad anism) Oxford) (1962 pp.33-4)

ایک ہندو جناب گوپی ناتھ امن۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یوں ہدیہ نعت پیش کرتا ہے۔

شفیع امم رحمت عالمیں ہے
فقط وہ متاع مسلماں نہیں ہے
یہ روٹے قبیلوں کو کس نے ملایا
محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے
جہاں سے سدا نور پھیلا جہاں میں
مرے ایشیاء کی عجب سرزمیں ہے

عقیدت کے اس اظہار میں جناب گوپی ناتھ امن تنہا نہیں۔ ہندو نعت گو حضرات تلوک چند محروم' دھرم پال صاحب گپتا وفا' لالہ لال چند فلک' امرچند قیس جالندھری اور ہری چند اختر جیسے مشہور نعت گو حضرات نے بھی اپنے اپنے رنگ میں گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہمارے لئے سرچشمہ ہدایت و معرفت ہے۔ جو بھی اس چشمہ معرفت سے سیراب ہوتا ہے وہ دنیا و آخرت کی کامرانی حاصل کرلیتا ہے۔

آپؐ کی ذات مبارک میں تمام سابقہ انبیاء کی

انوارِ عرفات و جبلِ رحمت

وہ عظیم الشان میدان جہاں حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی اور جدائی کے بعد حضرت حوا سے ملاپ و تعارف ہوا

عرفات وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی اور جدائی کے بعد حضرت حوا سے ملاپ اور تعارف ہوا تھا۔ یہی تعارف عرفات کی وجہ تسمیہ بتائی جاتی ہے۔ عرفات' مکہ معظمہ سے مشرق کی جانب تقریباً" چودہ کلومیٹر اور منیٰ سے تقریباً" نو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ عرفات کا میدان پہاڑوں کے درمیان ایک پیٹھ کی مانند ہے جس کا طول ۲فرسنگ اور عرض بھی ۲فرسنگ ہے۔ حج کا سب سے بڑا اور اہم رکن وقوف عرفات اسی میدان میں کیا جاتا ہے۔ ہر سال ۹ ذوالحجہ کو یہاں ظہر سے مغرب تک لاکھوں انسانوں کا ایسا عظیم اجتماع ہوتا ہے جس کی نظیر پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ حج کسی مفرد عمل کے نام کی بجائے ایک طویل و مسلسل مجموعہ اعمال کا نام ہے جس میں کچھ فرائض ہیں' کچھ واجبات اور کچھ مستحبات۔ اس مجموعہ کا سب سے اہم جزو عرفات کی حاضری ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ اس لئے حج کی اصطلاح میں وقوف عرفات کہتے ہیں۔ عربی لغت میں وقوف کے معنی ہیں ٹھہرنا اور احکام حج میں اس سے مراد میدان عرفات میں ۹ذوالحجہ کو خاص وقت میں ٹھہرنا' عرفات کے وسیع و عریض میدان میں ۹ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے لے کر ۱۰ذوالحجہ کی صبح صادق سے ذرا پہلے تک کسی وقت میں قیام کرنا فرض ہے۔ جو شخص دن میں زوال آفتاب کے بعد اور غروب آفتاب سے پہلے وقوف کرے اس کے لئے غروب آفتاب تک رہنا واجب ہے۔

عرفات کا حدود اربعہ

عرفات کی چاروں حدوں میں سے ایک حد اس بڑے راستے تک جا کر ختم ہوجاتی ہے جو کہ شرقی جانب سے گزرتا ہے۔ اس کی دوسری حد اس پہاڑ کے سروں تک جا کر ختم ہوتی ہے جو ذئن عرفات کے آخر میں ہیں۔ تیسری حد ان باغیچوں کے پاس جا کر ختم ہوتی ہے جو کہ قریہ عرفات کے متصل ہیں اور چوتھی حد وادی عرنہ پر جا کر ختم ہوتی ہے اور عرفات کے مغرب کی طرف کے ٹیڑھے کناموں(موڑوں) پر پہاڑ ہیں جن کے منہ عرفات کی طرف ہیں۔ (عمدۃ الفقہ۔ زبدۃ المناسک)

سعودی فرمانرواؤں نے اس بات کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے کہ دور دراز علاقوں سے حج بیت اللہ کے لئے آنے والوں کے وقوف عرفہ جو حج کا اہم رکن ہے حدود عرفات سے باہر کرنے میں حج ضائع نہ ہوجائے پتھروں کی اونچی اونچی برجی نما دیواریں علماء کرام کے مشورے سے چاروں طرف نصب کرا کے حدود عرفات کے نشانات گزوادیے تھے جن کی مدد سے ہر اللہ کا مہمان حدود کے اندر وقوف کرسکتا ہے۔

عرفات میں لگائے گئے درختوں کے قد بڑھ گئے تو دور سے وہ برجیاں نظر نہ آتی تھیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہی برجوں کے قریب قریب بڑے اونچے اونچے پول لگا کر پیلے رنگ کے بورڈوں پر حدود کے نشانات کو مزید نمایاں کروا دیا گیا ہے اور ساتھ ہی تیر کے نشان بھی لگا دیئے گئے ہیں تاکہ

تحریر۔ بابو شفقت قریشی سمام

اگلی برجی کی سیدھ قائم کی جاسکے۔ اس عظیم کام کا سارا کریڈٹ خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد کو جاتا ہے۔ پورا عرفات ضیوف الرحمٰن کے لئے یوم عرفہ کو موقف ہے یعنی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

وادی عرنہ

مسجد نمرہ اور عرفات کے مغرب کی طرف ایک وادی ہے۔ جو اتنی زیادہ حدود عرفات سے متصل ہے کہ اگر مسجد نمرہ کی مغربی دیوار گرے تو وادی عرنہ میں جا کر گرے گی بلکہ مسجد نمرہ کا مغرب کی طرف کا کچھ حصہ عرفات سے باہر ہے اور وادی عرنہ میں آتا ہے۔ جو عرفات سے خارج ہے۔ یعنی یوں سمجھ لیں کہ جس طرح وادی محسر نہ تو مزدلفہ میں داخل ہے اور نہ منیٰ میں۔ اسی طرح وادی عرنہ بھی نہ تو حرم کی حدود میں داخل ہے اور نہ عرفات کی حدود میں بلکہ دونوں کے بیچ میں حد فاصل ہے اور اس حصہ میں وقوف کرنا معتبر نہیں ہے۔

مسجد نمرہ

جس جگہ پہلے مسجد ابراہیم ہوتی تھی اس کو نمرہ کہتے ہیں اور اسی لئے مسجد ابراہیم کو مسجد نمرہ بھی کہتے ہیں۔ کسی زمانے میں اس جگہ ایک گاؤں آباد ہوتا تھا جس کا نام نمرہ تھا۔ نون کی زبر۔ میم کی زیر۔ اور را کی زبر کے ساتھ۔ مسجد ابراہیم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب ہے اور بات یہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ کو حج کراتے وقت مقام نمرہ میں نزول کرایا تھا اور آپؑ کو مناسک حج سکھائے تھے۔ امام شافعیؒ کی تحقیق کے مطابق پوری مسجد نمرہ عرفات میں داخل نہیں ہے لیکن دوسرے مقتدر علمائے کرام کی تحقیق کے مطابق صرف مسجد نمرہ کا وادی عرنہ کی مغربی جانب کا اگلا حصہ عرفات میں داخل نہیں ہے لیکن اس کا مشرقی حصہ عرفات کے اندر ہے اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ جس شخص نے غربی طرف کے اگلے حصے میں وقوف کیا اس کا وقوف درست نہیں ہوگا اور جس نے اس کے آخری مشرقی حصہ میں وقوف کیا تو اس کا وقوف صحیح ہوگا۔ سعودی فرمانرواؤں نے دوسرے مشاعر مقدسہ کی طرح مسجد نمرہ کو بھی توسیع دے کر اس کا بنیادی رقبہ ایک لاکھ چوبیس ہزار مربع میٹر تک پہنچادیا ہے۔ اس کے ایک حصہ کو دو منزلہ بنادیا گیا ہے جس کا رقبہ ستائیس ہزار میٹر ہوگیا ہے۔ نئی توسیع و ترقی سے مسجد نمرہ کے اندر ایک وقت میں تین لاکھ حجاج کرام باجماعت نماز ادا کرسکتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اس مسجد کے ایئرکنڈیشن سسٹم' غسل خانے' وضو خانے اور بیت الخلاء میں بھی اضافہ کروایا گیا ہے۔ مسجد نمرہ کی توسیع' ترقی اور مرمت پر تینتیس کروڑ اور ستر لاکھ ریال کی کثیر رقم سعودی حکمران خرچ کرچکے ہیں۔ یہ مسجد سال میں ایک دن کے لئے کھلی جاتی ہے۔ مسجد کے میناروں کی تعداد میں بھی اضافہ کروایا گیا ہے۔ مرکزی دروازوں سے اندر داخل ہونے کے لئے کشادہ اور خوبصورت سیڑھیاں تعمیر کی گئی ہیں۔ مکمل ایئرکنڈیشنڈ ہونے کے علاوہ روشنی کا بہترین انتظام اور بہترین ساؤنڈ سسٹم سے مزین ہے۔ ۹ذوالحجہ کا حج کا خطبہ ٹیلی کاسٹ اور براڈکاسٹ کرنے کے لئے قیمتی کیمرے نصب کئے جاتے ہیں۔ جن کی مدد سے پوری دنیا میں یہ مناظر دیکھے جاسکتے ہیں۔ مسجد کے اگلے حصہ میں مقتدر شخصیات کے لئے جگہ مختص کی جاتی ہے۔ مسجد کے اندر بھی بڑے بڑے بورڈوں پر عربی' انگریزی' فرانسیسی اور اردو میں ہدایات درج ہیں کہ مسجد کا اس سے آگے کا حصہ عرفات سے خارج ہے اس لئے اگلے حصے میں وقوف کرنے سے حج صحیح نہیں

ہوگا۔ چنانچہ بعض حجاج نماز کے بعد مسجد کے پچھلے حصہ میں آ کر وقوف کرتے ہیں۔ زوال کے فوراً بعد ریاض سے آنے والے نائب امام پہلے خطبہ پڑھتے ہیں اور پھر ظہر اور عصر کی نماز میں ظہر کے وقت میں قصر کر کے ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔

جبل رحمت

یہ عرفات میں وہ پہاڑی ہے جس کے دامن میں حضور اقدسؐ نے حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ یہ ابھی تک اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ اس کی بلندی تقریباً ۲۰۰ فٹ ہے۔ اوپر چڑھنے کے لئے پتھروں کی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ چوٹی پر پتھروں کا مینار بنا ہوا ہے۔ جس کی بلندی تقریباً ۲۰ فٹ ہے۔ سبزہ بالکل نہیں ہے۔ بڑے بڑے پتھر یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی نے خود جما کر رکھے ہوں۔ پہاڑی کے دامن میں سفید رنگ کے چند پختہ کمرے بنے ہوئے ہیں۔ ایک بڑا بورڈ آویزاں ہے جس میں مشرکانہ افعال سے بچنے کی ہدایات درج ہیں۔ زائرین اور حجاج کے لئے کولڈ ڈرنک اور جنرل اسٹور عارضی دکانوں میں قائم کئے گئے ہیں۔ اس کے دامن میں سایہ دار درخت ٹھنڈک پہنچاتے ہیں۔ پہاڑی کے چاروں اطراف بہت سی سڑکیں گزرتی ہیں۔ قریب سے گزرنے والی سڑکوں کے نمبر ۸ اور ۹ ہیں۔ پیدل راستہ نمبر ۲ بھی یہاں آکر ختم ہوجاتا ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج کے موقع پر جبل رحمت کے دامن میں قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر میدان عرفات میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں سے خطاب فرمایا تھا۔ حضورؐ کے ان ارشادات عالیہ کو خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے ایک لازوال جامع منشور اور لائحہ عمل ہے اور انفرادی اور اجتماعی سطح پر یہ عظیم خطبہ اصول اخلاقیات اور ضوابط حسن معاشرت و معاملات کا ایک ایسا فکر انگیز دل آویز اور جامع دستور العمل ہے کہ چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اس میں کسی جہت سے کوئی ترمیم و اضافہ ممکن نہ ہوسکا اور نہ ہی آئندہ امکان ہے۔ قرآن ناطقؐ کی زبان مبارک سے فرمائے ہوئے یہ الفاظ واقعی حرف آخر ثابت ہوئے جو مستقل اور دائمی انسانی منشور کی حیثیت سے ہمیشہ مشعل راہ رہیں گے۔ حج کے دن عرفات میں جب سورج ڈھلنے لگا تو حضورؐ نے قصویٰ اونٹنی منگوائی۔ اس پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس سے چند اقتباس پیش کئے جاتے ہیں۔

"اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اس کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔ لوگو! میری بات سنو۔ میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے۔ لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا ہے کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا وہی ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔" چنانچہ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر، نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (اللہ کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت (دین) پہنچادی اور آپؐ نے حق رسالت ادا کردیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔ یہ سن کر سرکار دو جہاںؐ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا اللہ گواہ رہنا۔ اللہ گواہ رہنا۔ اللہ گواہ رہنا۔"

خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد جب آپؐ مسجد نمرہ کی طرف تشریف لے جارہے تھے تو میدان عرفات میں سورۃ المائدہ آیت ۳ نازل ہوئی۔

ترجمہ "آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کرلیا۔"

سعودی حکومت نے دوسرے مقامات حج کی طرح میدان عرفات میں بھی سڑکوں کا جال بچھا دیا ہے۔ پیدل دو راستوں کے علاوہ ۱۰ سڑکیں عرفات کو جاتی ہیں۔ عرفات میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی افضل ہے۔

"اے اللہ! تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھی کو مضبوطی سے پکڑ کر تجھ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جن پر آج تجھ سے فرشتے فخر کرتے ہیں یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

تحریکِ ختمِ نبوّت 1974

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1953ء تا 1974ء ○ قادیانی احتساب کی سرگزشت ○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب ○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط ○ ظفر اللہ خان قادیانی [illegible] ○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں ○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت ○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی امیدوار ○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات ○ [illegible] ○ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام ○ اقبال اور قادیانیت ○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت ○ قادیانی جماعت کا بجٹ ○ فرقان فورس کیا تھا؟ ○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں ○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں ○ اسرائیل میں مرزائی مشن ○ ربوہ کا سالانہ جلسہ ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی ○ [illegible] ○ بھٹو اور مرزا ناصر ○ [illegible] ○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر ○ [illegible] [illegible] ○ سانحہ [illegible] ○ [illegible] ○ مرزائی سازشیں ○ [illegible] ○ مرزائی سلطنت کے خواب ○ [illegible] ○ پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد ○ [illegible] ○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی ○ [illegible] ○ 1974ء ○ قادیانی [illegible] ○ قادیانی ربوہ کی حقیقت ○ [illegible] ○ قادیانیوں کی [illegible] ○ [illegible] ○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں ○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی ○ [illegible]

○ کمپیوٹر کتابت ○ عمدہ کاغذ ○ اعلیٰ طباعت ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل ○ مجلد ○ صفحات 1224 ○ قیمت 200 روپے

○ عام قارئین کے لیے قیمت صرف 120 روپے ○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا

پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: 40978

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی سزا

تحریر:- قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

قاضی عیاضؒ نے الشفاء میں تفصیلاً "اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ کوئی شخص کسی صورت میں اشارتاً" کوئی ایسی بات کہے یا منسوب کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کے مناسب نہ ہو (صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے مبارک زمانہ سے لے کر آج تک) سب علماء کا اس پر اتفاق و اجماع ہے کہ ایسا کام و گفتگو حرام اور کہنے والا واجب القتل ہے

بائبل سے شہادت

یہی نہیں کہ اس دین محمدیہ میں ہی گستاخ رسول واجب القتل ہے بلکہ بائبل میں آج بھی یہ موجود ہے کہ قاضی اور کاہن کا گستاخ واجب القتل ہے۔ عبارت غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

"شریعت کی جو بات وہ تجھ کو سکھائیں اور جیسا فیصلہ تجھ کو بتائیں اس کے مطابق کرنا اور جو کچھ فتویٰ وہ دیں اس سے داہنے یا بائیں نہ مڑنا اور اگر کوئی شخص گستاخی سے پیش آئے کہ اس کاہن کی بات جو خداوند تعالیٰ تیرے خدا کے حضور خدمت کے لئے کھڑا رہتا ہے یا اس قاضی کا کہا نہ سنے تو وہ شخص مار ڈالا جائے اور تو اسرائیل سے ایسی برائی کو دور کر دینا اور سب لوگ سن کر ڈر جائیں اور پھر گستاخی سے پیش نہیں آئیں گے۔"

(استثناء باب ۱۷ نمبر ۱۲ تا ۱۳ ص ۱۸۳)

قارئین محترم! آپ نے دیکھا بائبل کے قانون کی روشنی میں قاضی اور کاہن کی گستاخی کرنے والے کو قتل کا حکم دیا گیا۔ تو پھر کیا ایسی مقدس اور محترم ہستی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جس کی شرافت پر آسمانوں کے فرشتوں کو ناز ہے، جس کی عفت و عظمت کا اقرار و اعتراف اہل اسلام ہی نہیں بلکہ دشمنان اسلام نے بھی کیا ہے بلکہ کائنات کا ہر شخص یہ گواہی دینے پر مجبور ہے کہ ان کے کردار کا ثانی کوئی نہیں، جس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں، اس کے گستاخ کو قتل نہ کرنا کتنا بڑا ظلم ہے۔

فضیلت پہ تیری مشتمل آثار کتب
اولیت پہ تیری متفق ادیان و ملل

گستاخان رسول کا انجام بد

گستاخان رسول کو حضرت خالد بن ولیدؓ نے جہنم رسید کر دیا۔

1. حضرت خالد بن ولیدؓ نے مالک بن نویرہ کو اس وجہ سے قتل کیا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عن صاحبکم کہا (تمہارے ساتھی، تمہارا رسول نہ کہا)۔

(الشفاء اردو ص ۳۸۰ جلد دوم)

گستاخ رسول کے قتل کا فتویٰ

2. ابو محمد بن زید القیروانی نے اس شخص کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا جس نے کچھ لوگوں کو حضورؐ کے حلیہ مبارک کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنا تھا۔ عین اس وقت ایک بدشکل اور بدہیئت آدمی وہاں سے گزرا تو اس نے کہا۔

"تم لوگ ان کا حلیہ معلوم کرنا چاہتے ہو؟"

لوگوں نے کہا۔

"ہاں۔"

تو اس نے قبیح المنظر اور بدہیئت داڑھی والے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"وہ ایسے ہی تھے (معاذ اللہ)۔"

ابو محمد بن زید نے کہا۔

"اس کمبخت کی توبہ نہ قبول کی جائے۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اس لئے کہ اس نے جو کچھ کہا جھوٹ کہا اور یہ بات کسی ایسے شخص کی زبان سے نکل نہیں سکتی، جس کا ایمان سلامت ہو۔" (الشفاء ص ۳۸۲ جلد دوم)

حسن یوسفؑ پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

گستاخ رسول کے قتل کا حکم و تمنا

3. احمد بن ابی سلیمان نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ دیا تھا جس سے کہا گیا کہ۔

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی قسم یہ نہیں ہو سکتا۔"

تو اس نے جواباً کہا (العیاذ باللہ)۔

"اللہ (تعالیٰ) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ایسا کرے اور بہت بری باتیں کہیں۔"

جب اس سے کہا گیا کہ۔

"اللہ کے دشمن تو کیا بکتا ہے؟"

تو اس نے کہا۔

"میں تو رسول اللہ سے سوا بچھو لے رہا تھا۔"

ابن ابی سلیمان کی گواہی

ابن ابی سلیمانؒ نے اس آدمی سے جو اس سے مخاطب تھا کہا کہ۔

"میں تمہارا ساتھی ہوں اور گواہ ہوں۔"

وہ اسے قتل کرنا چاہتے تھے اور چاہتے تھے کہ اس کار ثواب میں حصہ لیں۔

(الشفاء ص ۳۸۳ جلد دوم)

حضرت حبیب بن الربیعؒ کا قول

حضرت حبیب بن الربیعؒ فرماتے ہیں کہ۔

"وہ شخص صریح اور واضح لفظ کی تاویل کر رہا تھا چونکہ تعظیم اور توقیر کو ملحوظ نہیں رکھتا تھا اس لئے مباح الدم ہوا۔" (الشفاء ص ۳۸۲)

صلوا علیہ وسلموا تسلیما
حتی تنالوا جنۃ و نعیما

ابن حاتم کے قتل کا فیصلہ

4. فقہائے اندلس نے بالاتفاق ابن حاتم طلیطلی کے قتل اور سولی دینے کا فتویٰ دیا تھا۔ جس نے ایک مناظرے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپؐ کو یتیم اور علیؓ کو کا خسر کہا تھا اور اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ آپؐ کا زہد اختیاری نہیں تھا بلکہ اگر آپؐ کو دنیوی نعمتیں میسر ہوتیں تو آپؐ ان کو استعمال کرتے۔ (الشفاء ص ۳۸۳-۳۸۴ جلد دوم)

- سلام اس پر جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر جس نے بادشاہی میں فقیری کی

ذمی گستاخ رسول کو قتل کردیا

۵ حضرت امام ابن تیمیہؒ کے زمانے میں ایک ذمی نے آپ کی شان میں گستاخی کی تو اس کو قتل کردیا گیا۔
(شاتم رسول کا شرعی حکم ص ۱۰)

- تیرے کرم سے گلشن جنت میں رونقیں
تیرے غضب سے آگ جہنم کی شعلہ بار

گستاخ رسول کا انجام بد

۶ سوریا کے ایک عیسائی نے جس کا نام عساف تھا۔ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گندے ذہن کا مظاہرہ کیا اور اس کے بعد ابن احمد کے ہاں جاکر پناہ لے لی۔ جو آل علی کا امیر تھا۔ لیکن امام ابن تیمیہ اور شیخ زین الدین فاروقی نے اسلامی حکومت کے وزیراعظم عزالدین ایبک کو سارا ماجرا سنادیا۔ چنانچہ عزالدین ایبک نے وہ عیسائی ان کے حوالے کردیا۔ راستہ میں مسلمانوں نے اسے پتھروں سے مارا۔ جس پر اس عیسائی نے عزالدین کے پاس جاکر فریاد کی۔ تو اس نے امام ابن تیمیہ اور زین الدین فاروقی کو قید کرڈالا اور وہ عیسائی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ جس پر عزالدین نے اس کو امن دیا۔

اس کے بعد ان دونوں حضرات کو جیل سے آزاد کردیا گیا وہ عیسائی شام سے حجاز آرہا تھا کہ مدینہ منورہ کے قریب اس کے بھتیجے نے قتل کردیا۔ چونکہ اس وقت کی حکومت نے اس ذمی کو لانے کی وجہ سے اس کے اس جرم عظیم کو معاف کردیا اس لئے امام ابن تیمیہ نے یہ عظیم کتاب لکھی جس میں یہ ثابت کردیا کہ ایسے گندہ ذہن گستاخ کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

گستاخ کا قتل

۷ ابوعبداللہ بن عتابؒ نے اس عشار (اس شخص کو کہتے ہیں جو حکومت کی طرف سے عشر وصول کرنے پر مامور ہو) کے بارے میں قتل کا فتویٰ دیا تھا، جس نے عشر وصول کرتے وقت ایک شخص سے کہا کہ عشر پہلے ادا کرو۔ اس کے بعد شکایت کرنی ہو تو رسول اکرمؐ سے کردینا۔ میں نے اگر عشر طلب کیا ہے تو اس لئے کہ رسولؐ نے طلب کیا ہے۔ اگر میں جاہل ہوں تو (معاذ اللہ) رسولؐ جاہل تھے اور انہوں نے بھی عشر طلب کیا تھا۔ (الشفاء ص ۲۸۳)

- دولت کونین ہے پھر اس کے خالی ہاتھ میں
تھام لی جس نے ترے روضے کی جالی ہاتھ میں

گستاخ کا انجام بد

۸ قیروان کے فقہاء اور سحنون کے شاگردوں نے ابراہیم فزاری کے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ ابراہیم بہت سے علوم میں مہارت رکھنے والا شاعر تھا اور قاضی ابوالعباس بن طالب کی مجالس مناظرہ میں اکثر حاضر ہوا کرتا تھا۔ اس

پر یہ الزام عائد ہوا کہ اس نے اپنے بہت سے اشعار میں اللہ تعالیٰ، انبیاء علیہم السلام اور سرکار دوعالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ اسے قاضی یحییٰ بن عمر کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اس وقت عدالت میں دوسرے بہت سے نامور فقہاء تھے۔ قاضی نے اس کی پھانسی کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کے پیٹ میں چھری گھونپ کر ہلاک کردیا۔ اسے الٹا پھانسی پہ لٹکایا اور اس کی لاش کو جلادیا۔

گستاخ رسول کی میراث

ہم دلائل اور براہین کے ساتھ یہ ثابت کرچکے ہیں کہ گستاخ رسول کی سزا موت اور قتل ہے۔ اب اس پر اسلامی سزا نافذ ہونے کے بعد اس کی میراث کا کیا ہوگا؟ مختصراً عرض کیا جاتا ہے۔ اس کی میراث کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے، جس رائے پر عمل کیا جائے درست ہے۔

ا۔ سحنونؒ کا خیال ہے کہ اس کی میراث مسلمانوں کو ملے گی۔

۲۔ اصبغؒ نے کہا کہ اس کی میراث مسلمان ورثاء کو ملے گی۔

۳۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ اس کا مال بیت المال میں جمع کیا جائے۔

۴۔ حضرت علیؓ حضرت ابن مسعودؓ ابن المسیبؒ حسن بصریؒ شعبیؒ عمر بن عبدالعزیزؒ حکمؒ اوزاعیؒ لیثؒ اسحاقؒ امام ابوحنیفہؒ کا خیال ہے کہ اس کے مسلمان ورثاء وارث ہوں گے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم اس مال کے بارے میں ہے جو اس نے ارتداد سے پہلے کمایا تھا۔ وہ مال جو حالت ارتداد میں کمایا تھا وہ وارثوں کو نہیں ملے گا۔ بلکہ مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کردیا جائے گا۔

ایک غیر مسلم اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے اور پھر وہ قتل کردیا جائے تو اس کا مال مسلمانوں کو دیا جائے گا۔ وراثت کے طور پر نہیں بلکہ مال غنیمت کے طور پر ملے گا کیونکہ دو مختلف مذاہب والوں کے درمیان وراثت تقسیم نہیں ہوسکتی (مزید تفصیلات کے لئے الشفاء جلد دوم ص ۲۲۹ تا ص ۲۳۰ ملاحظہ ہو)۔

نوٹ: میرے سامنے الشفاء بتعریف مصطفیٰ مترجم حضرت مولانا سید محمد حسین ہاشمیؒ پڑی ہوئی ہے۔ صفحات سے مراد اسی کے صفحات ہیں۔ مضمون کی طوالت کی وجہ سے بہت سے واقعات کو ترک کردیا گیا ہے۔

آخری گزارش

مسلمانوں کے سچے عقیدے کے مطابق اللہ کی زمین پر کوئی گستاخ رسول زندہ نہیں رہ سکتا تو پھر ہماری حکومت کو چاہئے کہ تمام سزاؤں کو جمع کرکے اسلامی سزا نافذ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی

گزشتہ سال قومی اسمبلی میں مانسہرہ سے منتخب ممبر قومی اسمبلی جناب سردار محمد یوسف نے اجلاس میں یہ قرارداد پیش کی کہ گستاخ رسول کی سزا عمر قید کی بجائے سزائے موت قرار دی جائے۔ وزیر قانون اور پارلیمانی امور جناب چوہدری امیر حسین صاحب نے یقین دلایا کہ یہ بل انشاء اللہ العزیز دونوں ایوانوں کی منظوری کے بعد نافذ ہوگا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۶ اگست ۱۹۹۱ء)

یہود اور عیسائیوں کی گواہی

ہم پہلے دلائل پیش کرچکے ہیں کہ بائبل میں ہے کہ کاہن اور قاضی کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے۔ اسی طرح جھوٹا نبی واجب القتل ہے۔ تو پھر سچے نبی کی توہین کرنے والا کیا واجب القتل نہ ہوگا؟ یقیناً بائبل کی اس گواہی سے گستاخ رسول واجب القتل ہے۔ عقلی و نقلی دلائل کے پیش نظر اب صرف یہ عمل شروع کیا جائے گا کہ جہاں بھی کوئی اشارۃً، کنایۃً، صریحاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اس کو قتل کیا جائے یہ اللہ کی طرف سے حکومت پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ امت عطا فرمائے (آمین)۔ ●●

بقیہ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ

خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ آپ انک لعلی خلق عظیم کے مصداق ہیں۔ آپؐ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** کی مکمل تعبیر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت نوح علیہ السلام جیسی تبلیغ، ابراہیم علیہ السلام جیسی حق گوئی، اسماعیل علیہ السلام جیسی قربانی، ایوب علیہ السلام جیسا صبر، حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا جلال، حضرت ہارون علیہ السلام جیسی فصاحت و بلاغت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی مسیحائی اور حضرت یوسف علیہ السلام جیسا جمال موجود تھا۔

ہم اسوۂ حسنہ پر عمل کرکے ہی کامیاب ہوسکتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو اسی چیز کی تعلیم دی اور مسجد نبوی کو صحابہؓ کے ساتھ مل کر تیار کیا اور خود بھی بہ نفس نفیس غزوات میں شرکت فرماکر مسلمانوں کو اس کی تعلیم دی۔

ہم سب مسلمان قرآن مجید اور اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنالیں۔ اسلامی نظام حیات پر ہی عمل کرکے پاکستان کو خوشحال اور مستحکم بنایا جاسکتا ہے۔ ہماری یہ آرزو ہے کہ خالق کائنات پاکستان کو امن و آشتی کا گہوارہ بنادے اور یہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے اسلام کا ناقابل تسخیر قلعہ بن جائے اور اپنی ضوفشانی سے تمام کائنات کو درخشندہ کرے۔ لیکن اس خواب کو حقیقت بنانے کے لئے ہمیں اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ہوگا۔ پروردگار عالم ہمیں اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)۔

دُعَا

جو کچھ بھی مانگنا ہے خدا سے مانگ اے اکبر
یہ وہ در ہے جہاں ذلت نہیں سوال کے بعد

جب کسی حاجت میں اللہ سے مدد طلب کریں تو مدد کے لئے "یا اللہ مدد" کہیں

تحریر:۔ ابو یوسف مولانا محمد عبدالقیوم قریشی حضرو' اٹک

خالق کائنات نے جن و انس کی تخلیق کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

یعنی۔ "میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا فرمایا کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔"

علامہ ابن قیم نے مدارج السالکین میں عبادت کی یہ تعریف فرمائی۔

"عبادت اس عقیدہ کا نام ہے کہ عابد اپنے معبود کے بارے میں دل کے اندر یہ یقین جمائے کہ اس (معبود) کو غیبی تسلط و دسترس حاصل ہے یعنی وہ مختار کل بھی ہے اور عالم الغیب بھی ہے۔ اس یقین اور عقیدہ کے تحت جو دعا و ثناء معبود کی کی جائے' وہ عبادت ہوگی۔"

آگے عبادت کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ زبانی۔

۲۔ بدنی۔

۳۔ مالی۔

جن کا ہر مسلمان نماز کے قعدہ میں اقرار کرتا ہے۔

التحیات للہ والصلوۃ والطیبات۔

یعنی۔ "میری زبانی' بدنی اور مالی عبادتیں سب اللہ کے لئے وقف ہیں۔"

انہی اقسام کے قریب قریب معنی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید میں یہ اعلان کروایا۔

قل اننی ھدانی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین۔ قل ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذالک امرت و انا اول المسلمین۔

یعنی۔ "آپ فرما دیجئے کہ تحقیق میرے رب نے مجھے صراط مستقیم کی رہنمائی فرما دی ہے۔ وہ ٹھوس اور محکم دین ہے۔ جو جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے جو (عبادت میں) اللہ ہی کی طرف یکسو تھے اور شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے (پھر) آپ فرمائیں تحقیق میری نماز' میری حیات' میری موت صرف اللہ کے لئے وقف ہے' جو رب العالمین ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اور میں خود بھی اسی کا مامور ہوں' اور میں اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں سب سے اول ہوں۔"

زبانی عبادت کا اظہار بندہ اپنے معبود کے سامنے ہر حال میں اس کو پکارنے کرتا ہے۔ جو شرعی اصطلاح میں دعا کہلاتی ہے۔

اسی کا اقرار ہر مسلمان نماز میں سورۃ فاتحہ میں کرتا ہے۔

ایاک نعبدو ایاک نستعین۔

یعنی۔ "اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور حاجتوں میں تجھی ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی اس قسم کی اہمیت و عظمت ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

الدعا مخ العبادۃ

"دعا عبادت کا مغز ہے۔"

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

الدعا ھو العبادۃ۔

"دعا ہی تو عبادت ہے۔"

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی۔

اذا استعنت فاستعن باللہ

جب کسی حاجت میں آپ مدد طلب کریں تو مدد کے لئے صرف یا اللہ مدد کہیں۔

یہاں یہ بات بخوبی سمجھ لینی چاہئے کہ اس پکار دعا اور استعانت سے مقصود مافوق الاسباب ہے۔ ماتحت الاسباب نہیں۔ کیونکہ ماتحت الاسباب مدد و پکار تو غیر اللہ سے بھی ہو سکتی ہے اور بعض صورتوں میں اللہ کو یہ زیادہ محبوب ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔

"اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی مدد کے خیال میں رہتا ہے' جو اپنے بھائی بندی کی مدد کے خیال میں رہتا ہے۔"

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

اگر آپ بیمار ہیں تو شریعت نے آپ پر قدغن نہیں لگائی کہ علاج معالجہ کے لئے طبیب یا ڈاکٹر سے رجوع یا تعلقوں کی درخواست کریں۔ یا صحت کے لئے کسی بزرگ یا ولی اللہ سے درخواست کریں۔ ہاں جہاں مادی وسائل و ذرائع ختم انتہا کو پہنچ جاتے ہیں تو مافوق الاسباب پکار یا دعا صرف اللہ ہی کا حق ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔

واذا مرضت فھو یشفین۔

"جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے شفا بخشتے ہیں۔"

یہی وجہ ہے کہ مسلمان ڈاکٹر یا حکیم اپنے پیڈ پر سرفہرست "ھوالشافی" لکھتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ کا نام لے کر نسخہ تجویز کرتے ہیں۔ یعنی وہ قول و عمل سے مریض کے ذہن میں یہ عقیدہ بٹھاتے ہیں کہ آپ کو شفا تو وہی باری تعالیٰ ہی بخشیں گے۔ ہاں اسباب کے درجہ میں ہم آپ کو نسخہ تجویز کرکے دے رہے ہیں۔ اگر تیرے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے شفا لکھ دی ہے تو ہو جائے گی۔ ہم عاجز بندے آپ کو صحت کی گارنٹی نہیں دے سکتے۔ اگر آپ قرآن مجید کا مطالعہ فرمائیں گے تو آپ پر یہ حقیقت مثل ضوء النہار واضح ہو جائے گی کہ حضرات انبیاء علیہم السلام نے اپنی زیست طیبہ میں قدم بقدم لمحہ بہ لمحہ' تن بہ آن اپنی حاجتوں' مصیبتوں اور تکلیفوں میں مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لئے صرف اور صرف اللہ ہی کو پکارا۔

یاد رکھیں کہ جو استمداد اور استعانت غیر اللہ سے شرک ہے وہ مافوق الاسباب ہے اور یہ صرف اللہ ہی کا حق ہے۔ اپنے ایک عزیز کمینہ نے برسا پہلے ایک مصری مطبوعہ "

باقی ص ۲۶ پر

از۔ ڈاکٹر حکیم محمد عمران خان

نظریہ ارتقاء یا توہمات؟

قرآن کی نظر میں

ابتدائے حیات کے بارے میں سائنس دانوں کے نزدیک یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے کہ زندگی یا حیات کب وجود میں آئی اور کس طرح وجود میں آئی۔ کب وجود میں آئی؟ یہ مسئلہ تو کچھ حل ہو جاتا ہے کیونکہ جانداروں کے جو فاسلز اب تک دریافت ہوئے ہیں' ان میں قدیم ترین تقریباً پچاس کروڑ سال پرانے ہیں لیکن دوسرا مسئلہ کہ کس طرح وجود میں آئی؟ اس سلسلے میں مختلف سائنس دانوں کے مختلف اقوال ہیں۔

مشہور یونانی فلاسفر ارسطو کا نظریہ

ارسطو نے اے بائیو جینیسس کا نظریہ پیش کیا۔ اس نظریئے کے تحت جاندار اجسام' بے جان اجسام سے براہ راست پیدا ہو سکتے ہیں۔ ارسطو کے اس نظریئے کا ثبوت اس کی کتاب Historia Animalium میں موجود ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ۔

"یوں تو مچھلیوں کے بچے عموماً انڈوں میں سے نکلتے ہیں لیکن بعض مچھلیاں ایسی ہیں جو محض کیچڑ سے بن جاتی ہیں۔"

بعد میں دوسرے سائنس دانوں نے اس نظریئے کو اپنی تحقیقات و تجربات سے رد کر دیا اور ارسطو کے نظریئے کی ضد میں دوسرا نظریہ قائم کیا۔

Biogenesis

اس نظریئے کی رو سے تمام جاندار دوسرے جاندار ہی سے وجود میں آتے ہیں۔ اس نظریئے کو حیات از حیات کا نظریہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے مطابق حیات غیر جاندار اشیاء کے ملاپ سے کبھی ظہور پذیر نہیں ہو سکتی۔

جدید نظریہ

اس نظریئے کے مطابق تمام سائنس دان اس بات پر متفق ہیں کہ حیات صرف حیات سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن کرۂ ارض پر زندگی کے پہلی بار نمودار ہونے کے بارے میں خیال ہے کہ حیات پہلی بار تو غیر حیاتی اشیاء کے ملاپ سے ہی ہوگی یعنی پہلے اے بائیو جینیسس کا عمل واقع ہوا ہوگا اور پھر بعد میں بائیو جینیسس کے ذریعہ ہی زندگی پیدا ہونے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جدید نظریہ کے مطابق اے بائیو جینیسس کا نظریہ بھی درست معلوم ہوتا ہے۔

ماہرین علوم ارضی کا نظریہ

ماہرین علوم ارضی کا خیال ہے کہ زندگی کا ظہور زمین کے وجود میں آنے کے کافی عرصہ بعد ہوا۔ کیونکہ جس وقت زمین سورج سے علیحدہ ہوئی اس وقت درجہ حرارت بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے جاندار کا اس پر رہنا ناممکن تھا۔ رفتہ رفتہ اس کا درجہ حرارت کم ہوتا گیا حتیٰ کہ بھاپ پانی میں تبدیل ہونا شروع ہوئی اور سمندر بننے لگے اور اسی دوران کئی مختلف اقسام کی گیسیں پیدا ہوئیں' جن کے باہمی ملاپ سے کوئی ایسا مادہ بن گیا جس سے زندگی کی ابتداء ہوئی۔

ماہرین کیمیا کا نظریہ

ماہرین کیمیا کے نظریئے سے ماہرین علوم ارضی کے نظریئے کی تشریح ہوتی ہے۔ موجودہ دور کے ماہرین کیمیا کا خیال ہے کہ جب زمین ابلتے کھولتے اور آگ کے گولے کی شکل سے ٹھنڈی اور قدرے پرسکون حالات میں آئی تو ہو سکتا ہے کہ اس وقت زمین کے کرۂ ہوائی میں میتھین' امونیا اور ہائیڈروجن گیسیں اور آبی بخارات موجود ہوں گے۔ چنانچہ بجلی کے شراروں اور الٹراوائلٹ شعاعوں کے زیر اثر ان کے ملاپ سے کوئی ایسا مادہ بن گیا جس میں زندگی کی خصوصیات موجود ہوں۔

چارلس ڈارون کے نظریہ ارتقاء کی تشریح

ارتقاء ایک نہایت ہی آہستہ عمل ہے۔ یہ ارضیاتی وقت میں پایا جاتا ہے جو لاکھوں سال پر مشتمل ہوتا ہے اور موجودہ زمانے سے کم از کم دس لاکھ سال قبل ختم ہو جاتا ہے جہاں سے آخری برفانی دور کی ابتداء ہوئی۔

ارتقاء کے تحت سب سے پہلا حیاتیاتی سالمہ پانی میں پیدا ہوا جس نے بتدریج تبدیلی کے عمل سے گزر کر پیچیدہ خلیات والے جانوروں کی صورت اختیار کی اور اس طرح حیوانات وجود میں آئے۔ تمام جانور ابتداء میں پروٹوپلازم کے انتہائی رقیق اجسام کی صورت میں وجود میں آئے۔ ان میں ہونے والی مرحلہ وار کیمیائی تبدیلیوں نے انہیں آج کے حیوانات و نباتات میں تبدیل کر دیا۔

پانی کی تہہ میں پائے جانے والے ان غیر فقاریوں نے آگے چل کر مادہ فقاریوں کو جنم دیا جن سے مچھلیوں کی زندگی کا آغاز ہوا۔ اس مرحلہ پر فقاریوں میں بہت سی نمایاں تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوئیں اور ان میں پھیپھڑے اور دل پیدا ہوئے۔ پھیپھڑوں کے نمودار ہوتے ہی حیوانات خشکی پر آگئے اور اس طرح جل تھلئے کا وجود عمل میں آیا۔ ابتداء میں یہ جل تھلئے پانی کے آس پاس زندگی بسر کرتے رہے لیکن جب ان کی جلد پر سخت چھلکے پیدا ہوئے اور جلد سے پانی کا اخراج رک گیا تو ان جل تھلیوں نے خشکی پر آزادانہ زندگی بسر کرنا شروع کر دی اور اس طرح رینگنے والے جانوروں کی زندگی کا آغاز ہوا۔ ان کی ٹانگیں مضبوط تھیں اور ان پر ناخن بھی پائے جاتے تھے۔ ان ہی رینگنے والے جانوروں کی کچھ اقسام ممالیہ یعنی دودھ پلانے والے جانوروں میں تبدیل ہو گئیں' جن کا جسم بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ان کی مادہ میں دودھ پیدا کرنے والے غدود بھی پیدا ہو گئے اور یہی ممالیہ آج کرۂ ارض پر موجود ہیں' جن میں انسان بھی شامل ہے۔

اکثر حیوانات میں کچھ ایسے اعضاء پائے جاتے ہیں' جن کا کوئی خاص یا کارآمد فعل دکھائی نہیں دیتا۔ ایسے اعضاء کو عسنی اعضاء کہتے ہیں۔ یہ اعضاء موجودہ حیوانات کے اجداد میں مکمل اور فعلی تھے لیکن استعمال کی کمی کے باعث یہ ماحول کے زیر اثر آہستہ آہستہ مختصر ہوتے گئے اور بالآخر موجودہ ساخت اختیار کر لی۔ اس کی چند مثالیں ہم انسانی جسم میں پیش کریں گے۔

انسانی جسم میں تقریباً دو سو عسنی اعضاء پائے جاتے ہیں' جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

ا۔ مہری ستون کے پچھلے سرے پر دمچی کی ہڈی کی موجودگی جو انسانی آبائی دم کی مختصر شکل ہے۔

ب۔ بڑی آنت کی ابتداء میں چھوٹی ورمیفارم اپنڈکس کی موجودگی جس کا کبھی بہت بڑا فعل تھا۔ لیکن اب یہ تقریباً غیر فعلی ہے اور مختصر ہوتی ہے۔

ج۔ کان کی حرکت سے متعلق تین عضلات کی موجودگی جو کان کی حرکت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یہ بہت ہی مختصر حالت میں ہوتے ہیں اور اپنا ابتدائی فعل ختم کر چکے ہیں۔

د۔ جسم پر بالوں کی موجودگی جو کسی زمانے میں اجداد کے مکمل جسم کو ڈھانپتے تھے مگر اب تعداد میں کم رہ گئے ہیں۔

ھ۔ زیریں اور بالائی جبڑوں میں نوکیلے دانتوں کے دو جوڑے اور کچا گوشت کھانے والے انسان (اسکیموز) میں مکمل اور فعلی پائے گئے ہیں۔

اسی طرح بعض اوقات حیوانات یا انسان میں ایسی خصوصیات نمودار ہو جاتی ہیں جو ان کے اجداد میں مکمل تھیں لیکن موجودہ حیوانات میں یا تو مختصر ہو گئیں یا بالکل ہی ختم ہو گئیں۔ اسلاف کی خصوصیات کے دوبارہ نمودار ہونے کو مراجعت کہتے ہیں۔

نظریہ ارتقاء کی نفی

گزشتہ تمام بحث نظریہ دہریت یا سیکولرزم پر دلالت کرتی

ہے' جہاں سے خدا کے وجود کی نفی ہوتی ہے۔ اس بحث میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کائنات کا وجود محض ایک اتفاقی حادثہ کے تحت یا دھماکہ کے نتیجہ میں وجود میں آیا۔ اسی طرح تمام جانداروں کا وجود مختلف گیسوں کے تغیر سے وجود میں آیا۔

بالفرض اگر ہم ان تمام نظریات پر یقین کر بھی لیں تو اسی طرح ہمارے ذہن میں چند سوالات جنم لیتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ان تمام نظریات میں کہیں پر بھی کسی سائنس دان نے یقینی بات نہیں کی بلکہ اپنے خیالات و مفروضات کو ظاہر کیا ہے کہ گیسوں کا تعامل ہوا ہوگا۔ تعامل کے بعد کوئی جاندار سالمہ وجود میں آیا ہوگا۔ پھر وہ جاندار پانی میں رہا ہوگا اور پھر پانی سے خشکی پر آگیا جس کی وجہ سے خشکی کے جانوروں کی ابتداء ہوئی ہوگی۔

اور ان ہی خیالات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ گیسوں کا تعامل اب کیوں نہیں ہوتا۔ سمندری جانور اب کیوں نہیں خشکی پر آتے اور آنے کے بعد ان کی جنس کیوں تبدیل نہیں ہوتی اور جنس کی تبدیلی کے بعد انسان کا وجود کیوں نہیں ہوتا حالانکہ اس وقت بھی وہی گیسیں' وہی شعاعیں' وہی سمندر اور وہی جانور موجود ہیں۔

کوئی بھی سائنسی نظریہ وضع کرنے سے پہلے تین اصولوں کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

۱۔ مفروضہ۔
۲۔ تجربہ۔
۳۔ مشاہدہ۔

اب یہاں یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ نظریہ ارتقاء میں سائنس دانوں نے من گھڑت مفروضہ تو ضرور پیش کیا ہے لیکن اس نظریئے میں باقی دو اہم اصولوں کو نظریئے میں شامل نہیں کیا گیا۔ اور یہ دو اصول وہ ہیں جن پر پوری سائنس کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ سائنس دانوں نے کبھی کسی بے جان کو جاندار اور جاندار سے مچھلی اور مچھلی کو بندر اور بندر کو انسان نہ تو بنایا ہے اور نہ ہی کبھی بنتے دیکھا ہے۔ یعنی نہ تجربہ کیا اور نہ ہی مشاہدہ۔ لہٰذا علم سائنس کے یہ دونوں اہم اصول اس نظریئے میں موجود نہیں ہیں' تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نظریہ بالکل بے بنیاد و من گھڑت ہے' جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

دنیا کا ہر انسان چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو (بالخصوص مسلمان' عیسائی اور یہود) اپنی پیدائش کے بارے میں اس نظریہ ارتقاء کا قائل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نظریئے کی رو سے انسان کی تذلیل ہوتی ہے۔

ماہرین فلکیات کا نظریہ

ماہرین فلکیات کائنات کی وسعت کے بارے میں بتاتے ہیں کہ ستاروں کی جھرمٹ کو کہکشاں کہتے ہیں اور کائنات میں کھربوں کے حساب سے کہکشائیں ہیں اور ہر کہکشاں میں اربوں ستارے موجود ہیں اور ہر ستارے کا اپنا الگ نظام شمسی ہے اور ہر نظام شمسی کے اپنے سیارے ہیں اور ہر سیارے کے کئی کئی چاند ہیں۔

ہمارے نظام شمسی کی ابتداء

ماہرین کے مطابق کروڑوں سال پہلے ہمارے نظام شمسی کے سورج کے قریب سے ایک بہت ہی بڑا ستارہ (سورج سے کئی سو گنا بڑا ستارہ) گزرا تھا۔ جس کی بے انتہا کشش ثقل کے آگے سورج کی کشش ثقل بھی ماند پڑ گئی تھی' جس کے نتیجے میں سورج میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ٹکڑے دور دور تک بکھر گئے اور سیاروں کی شکل اختیار کرلی۔ ماہرین کے مطابق اب تک دس سیارے دریافت ہوئے ہیں' جن میں سورج سے تیسرے نمبر پر ہماری زمین ہے اور آخری سیارہ پلوٹون ہے۔ اور اس طرح ہمارے سورج کا یہ اپنا نظام شمسی ہے۔

اس کائنات کی وسعت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے' لیکن پھر بھی ایک معمولی اندازہ سے ہم اس وسعت کا کچھ نہ کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک تیز رفتار راکٹ (جس کی رفتار ۴۰۰۰۰ کلومیٹر فی گھنٹہ ہو) کو سورج سے چھوڑا جائے تو وہ راکٹ ہمارے نظام شمسی کے آخری سیارہ پلوٹون تک تقریباً پچیس سال میں پہنچے گا۔

اور اگر یہی راکٹ ہمارے نظام شمسی سے نکل کر سورج کے نزدیک ترین ستارے تک (۱۰۰۰۰) دس ہزار نوری سالوں کے بعد پہنچے گا اور اس کے بعد یہی راکٹ دوسرے نزدیک ترین ستارے تک (۳۵۰۰۰۰) تین لاکھ پچاس ہزار نوری سالوں کے بعد پہنچے گا لیکن یہ ابھی ایک خیالی مفروضہ ہے۔

ہمارے سائنس دانوں کی معلومات صرف اسی (اپنے) نظام شمسی کی حد تک محدود ہیں اور اس میں بھی مفروضات کا زیادہ دخل ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ کا عمل ابھی تک نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اپنے نزدیک ترین سیارے مریخ کے بارے میں بھی صرف یہی قیاس آرائی ہوئی ہے کہ وہاں زندگی ہو سکتی ہے یقینی بات اب تک کسی کو معلوم نہیں۔

بلکہ انہی سائنس دانوں کی تحقیق کے مطابق کائنات کے دوسرے سیاروں پر بھی ہمارے سیارے کی طرح حیوانات ہو سکتے ہیں لیکن سائنس دان اس نظریئے کو ثابت نہیں کر سکے صرف اپنے خیالات و مفروضات پیش کئے ہیں۔

اب یہاں پر بہت سے اشکالات پیدا ہوتے ہیں لیکن ان اشکالات کو ظاہر کرنے سے پہلے ایک واقعہ کی طرف غور کرنا ہوگا۔

ایک دفعہ امام ابوحنیفہؒ کا ایک دہریئے (لامذہب) سے مناظرہ طے ہوا۔ دہریہ کا نظریہ یہ تھا کہ یہ دنیا و کائنات خودبخود ہے' کوئی اس کا بنانے والا نہیں ہے۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ کا موقف یہ تھا کہ یہ کائنات یہ دنیا و انسان خودبخود وجود میں نہیں آئے بلکہ ان کا کوئی بنانے والا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ ہے۔ چنانچہ ایک دن مناظرہ کے لئے طے ہوا لیکن مقررہ وقت پر امام ابوحنیفہؒ مناظرہ کے لئے نہیں پہنچے۔ دہریہ اور اس کے ساتھی کہنے لگے کہ امام صاحب جھوٹے ہیں تب ہی معاہدہ کے تحت نہ پہنچ سکے۔

لیکن کچھ ہی دیر بعد امام صاحب پہنچ گئے۔ ان لوگوں نے تاخیر کی وجہ دریافت کی تو امام صاحب فرمانے لگے مجھے دریا پار کرنے کے لئے کوئی کشتی نہیں مل رہی تھی میں دریا کے کنارے مایوس کھڑا تھا کہ اچانک دریا کے کنارے لگا ایک درخت ٹوٹا اور پھر خودبخود اس کے تختے بننے لگے اور تختے بننے کے بعد خودبخود تختے آپس میں جڑنے لگے اور ایک کشتی کی صورت اختیار کرلی پھر میں اس کشتی میں بیٹھ گیا اور کشتی خودبخود چلنے لگی اور دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچ گئی۔ اس طرح میں آپ کے سامنے حاضر ہوا تو دہریہ اور دہریئے کے ساتھی امام صاحب کی بات سن کر ہنسنے لگے اور کہنے لگے امام صاحب جھوٹ بول رہے ہیں۔ بھلا یہ کیسے' ہو سکتا ہے کہ بنا درخت کاٹے درخت خودبخود کٹ جائے اور پھر خودبخود تختے بن کر کشتی بن جائے اور پھر بغیر کسی کے کھیلنے کے خودبخود چلنے لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

بس یہی وہ موقع تھا جب امام صاحب نے ثابت کیا کہ جب کوئی معمولی سا درخت خودبخود کشتی نہیں بن سکتا تو یہ اتنی بڑی کائنات خودبخود کیسے بن سکتی ہے اور بغیر ملاح کے کشتی چل نہیں سکتی تو کائنات کا اتنا بڑا نظام خودبخود کیسے چل سکتا ہے۔ آپؒ کی یہ بات سن کر سب کے سب حیرت زدہ ہوگئے اور دہریہ آپ کے ہاتھ پر ایمان لے آیا۔

اسی واقعہ کی روشنی میں نظریہ ارتقاء کے ماننے والوں سے پیدا شدہ اشکالات کا حل طلب کرتا ہوں کہ وہ کون ہے جس نے لامحدود کائنات کو تخلیق کیا؟ وہ کون ہے جس نے کائنات کے نظام کو کنٹرول کیا ہوا ہے۔ یہ کھربوں کہکشائیں اور ہر ایک کہکشاں میں اربوں ستارے اور ہر ستارے کے کئی کئی سیارے اور ہر سیارے کے کئی کئی چاند کیسے وجود میں آگئے؟

دنیا کے بارے میں تو سائنس دان یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سورج کے دھماکے کے بعد وجود میں آئی مگر یہ کون بتائے گا کہ سورج کس طرح وجود میں آیا؟ وہ کون ہے جس نے یہ سب کچھ بنایا؟ اگر انسان صرف اپنی ذات ہی کو دیکھ لے تو اسے اپنے جسم میں ایک عالم اصغر نظر آئے گا۔ کہ آج تک کوئی یہ نہ جان سکا کہ دل کیوں دھڑکتا ہے؟ دماغ میں کتنے خلیات ہیں؟ غذا خودبخود کس طرح ہضم ہوتی ہے؟ غذا کو ہضم کرنے والے ایسڈز کیوں نکلتے ہیں؟ پھر غذا بدن کا جزو کیونکر بنتی ہے؟ اور وہ بدن کا جزو گوشت کہلاتا ہے پھر گوشت کا کچھ حصہ خون میں کیسے تبدیل ہو جاتا ہے؟ پھر وہی خون جو کہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے' جسم کے کسی حصے میں جاکر دودھ بن جاتا ہے؟ کسی حصہ میں جاکر پیشاب بن جاتا ہے؟ آخر یہ نظام کون چلا رہا ہے؟ کیا یہ سارا نظام محض ایک اتفاقی حادثہ کا نتیجہ ہے؟ کیا عقل اس بات کو گوارا کر سکتی ہے؟ شاید

دنیا کا کوئی بھی ذی فہم شخص ان دلائل کو تسلیم نہیں کر سکے گا۔

یہ تو وہ تمام عقلی ثبوت تھے' جن کو ایک ذی عقل شخص سمجھ سکتا ہے۔ اب آگے وہ چند انتہائی ٹھوس حقائق پیش کئے جاتے ہیں' جن کی نفی ممکن نہیں۔

وجود باری تعالیٰ

الحمدللہ رب العالمین

ترجمہ۔ "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پالنے والا ہے سارے جہاں کا۔"

مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحبؒ اپنی تفسیر (معارف القرآن) میں اس آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ۔

"رب کے معنی عربی لغت میں تربیت اور پرورش کرنے والے کے ہیں۔ یہ لفظ صرف اللہ کی ذات پاک کے لئے مخصوص ہے۔ کسی مخلوق کو بدون اضافت کے رب کہنا جائز نہیں کیونکہ ہر مخلوق خود محتاج تربیت ہے' وہ کسی دوسرے کی کیا تربیت کر سکتا ہے۔ العالمین عالم کی جمع ہے جس میں دنیا کی تمام اجناس' آسمان' چاند' سورج اور تمام ستارے اور ہوا و فضاء' برق و باراں' فرشتے' جنات اور اس کی تمام مخلوقات' حیوانات' انسان' نباتات' جمادات وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔ اس لئے رب العالمین کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اجناس کائنات کی تربیت کرنے والے ہیں اور یہ بھی کوئی بعید نہیں کہ جیسا یہ ایک عالم ہے' جس میں ہم بستے ہیں اور اس کے نظام شمسی و قمری اور برق و باراں اور زمین کی لاکھوں مخلوقات کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں' یہ سارا ایک ہی عالم ہو اور اس جیسے اور ہزاروں لاکھوں دوسرے عالم ہوں' جو اس عالم سے باہر کی خلاء میں موجود ہوں۔"

امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں فرمایا ہے کہ اس عالم سے باہر ایک لامتناہی خلاء کا وجود دلائل عقلیہ سے ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت ہے۔ اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ اس نے اس لامتناہی خلاء میں ہمارے پیش نظر عالم کی طرح کے اور بھی ہزاروں لاکھوں عالم بنا رکھے ہوں۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے منقول ہے کہ عالم چالیس ہزار ہیں۔ یہ دنیا مشرق سے مغرب تک ایک عالم ہے۔ باقی اس کے سوا ہیں۔ اسی طرح حضرت مقاتلؒ امام تفسیر سے منقول ہے کہ عالم اسی ہزار ہیں (قرطبی)

الغرض قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا' آسمان کی چھت بنائی' اوپر سے پانی برسایا اور اس کے ذریعے سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہارے لئے رزق بہم پہنچایا۔" (سورۂ بقرہ آیت ۲۲)

"زکریا جب کبھی اس کے پاس محراب میں جاتے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے۔ پوچھتے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتیں اللہ کے پاس سے آیا ہے۔" (سورۂ آل عمران آیت ۳۷)

"یہ سن کر مریم بولی پروردگار میرے ہاں بچہ کہاں سے ہوگا؟ مجھے تو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ (جواب ملا) ایسا ہوگا اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (یعنی باوجود کسی مرد نے تجھے ہاتھ نہیں لگایا تیرے ہاں بچہ ہوگا)۔"

(سورۂ آل عمران آیت ۴۷)

"وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے پھر دوسرے روز وہ تمہیں اسی کاروبار کے عالم میں واپس بھیج دیتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری کرو۔" (سورۂ الانعام آیت ۶۰)

"پردہ شب کو چاک کر کے وہی صبح نکالتا ہے۔ اسی نے رات کو سکون کا وقت بنایا ہے۔ اسی نے چاند اور سورج کے طلوع و غروب کا حساب مقرر کر رکھا ہے۔"

(سورۂ الانعام آیت ۹۶)

"دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا اللہ ہے۔ وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہی مردہ کو زندہ سے خارج کرنے والا ہے۔" (سورۂ الانعام آیت ۹۵)

انسان خود نہیں پیدا ہوا بلکہ اللہ نے انسان کو بنایا ہے

"وہی (اللہ) ہے جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر مقرر کیا ایک وقت اور ایک مدت مقرر ہے اللہ کے نزدیک پھر بھی تم شک کرتے ہو۔" (سورۂ الانعام آیت ۲)

"بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی (ہے کہ) بنایا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو کہ ہو جا وہ ہو گیا۔ حق وہ ہے جو تیرا رب کہے پھر تو مت رہ شک لانے والوں میں۔" (سورۂ آل عمران آیت ۶۰)

"جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو (کہ) میں بناتا ہوں ایک انسان مٹی کا پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور پھونکوں اس میں ایک اپنی (روح) جان تو تم گر پڑو اس کے آگے سجدہ میں۔" (سورۂ ص آیت ۷۲)

"اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس (کہ وہ) تھا جن کی قسم سے سو نکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے۔" (سورۂ کہف آیت ۵۰)

"ہم نے بنایا آدمی خوب سے اندازے پر (بہت خوبصورت)۔" (سورۂ تین آیت ۴)

"بنایا آدمی کو جمے ہوئے لہو (لوتھڑے) سے۔"

(سورۂ علق آیت ۲)

"وہی تو ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔" (سورۂ آل عمران آیت ۶)

ان تمام مندرجہ بالا دلائل قرآنی سے ثابت ہوا کہ اللہ نے انسان کو پہلے مٹی سے بنا کر دنیا میں بھیجا پھر اس کے جسم میں خاص مادہ پیدا کیا (مرد اور عورت دونوں میں) جس کو اسپرم اور اووا کہتے ہیں اور ان کے ملاپ سے ہی دنیا کے تمام انسان وجود میں آتے گئے اور یہی عمل حیوانات و نباتات میں بھی ہوتا ہے۔

لمحہ فکریہ

لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا ہمیں یہ تمام عقلی اور نقلی ثبوت ناکافی ہیں؟ اور ہم اب بھی یہیں کہیں گے کہ ساری کائنات خود بخود ہے؟ دنیا ایک اتفاقی حادثہ ہے؟ ہرگز نہیں۔

میں ان تمام حکومت کے ذمہ دار حضرات جو تعلیمی نصاب ترتیب دیتے ہیں بالخصوص "حیاتیات" کا سے اور ماہرین حیاتیات سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا تو اہی نظریات کو اپنے نصاب سے حذف کیجئے اور نئی نسل کو نظریہ ارتقاء کی بحث میں الجھانے کے بجائے ان کو یہ بتلایا جائے کہ خالق کائنات صرف اللہ کی ذات ہے' اسی نے سب کو پیدا کیا ہے اور باقی تمام نظریات جھوٹے اور بے کار ہیں۔

میں اپنے طالب علم ساتھیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اپنے نظر و فکر میں جدت پیدا کریں اور ان باطل نظریات پر بالکل یقین نہ کریں۔

ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ نظریہ ارتقاء کی تحقیق و تشریح اور اشاعت میں وقت ضائع کرنے کے بجائے اصل حقیقت کو جانیں اور اپنے مقالہ جات میں امت کو اصل حقیقت سے ہی روشناس کرانا آپ کا فرض ہے۔ ورنہ صریح گمراہی ہماری منتظر ہوگی۔

(مولانا) محمد راشد حماوی کی درس نظامی سے

فراغت و دستار بندی

نمائندہ ٹنڈو آدم۔ حیدر آباد کی سب سے بڑی دینی درسگاہ جامعہ عربیہ مفتاح العلوم میں پچیسواں ختم بخاری شریف مورخہ ۷ جنوری ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے منعقد ہوا۔ اس تقریب سعید کی صدارت جامعہ کے شیخ الحدیث و مہتمم حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جامعہ کے مدرس مولانا عبدالسلام قریشی صاحب نے انجام دیئے۔ سب سے پہلے مولانا قاری اللہ بخش صاحب طاہر والی' والے نے جمعیت حدیث پر مدلل خطاب فرمایا۔ ان کے بعد مولانا اکرام الحق خیری صاحب نے علم حدیث کی اہمیت پر بیان کیا اور آخر میں مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب مدظلہ مہتمم مظاہر العلوم حیدر آباد نے بخاری شریف کا آخری درس دیا اور دعا کی۔ دعا کے بعد فارغ التحصیل طلبہ (جن کی تعداد چودہ تھی) کی دستار بندی کی گئی۔ ان طلبہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے رہنما علامہ احمد میاں حماوی کے بڑے صاحبزادے (مولانا) محمد راشد مدنی حماوی بھی شامل تھے' جن کی دستار بندی کی گئی۔ اس تقریب میں مجاہدین ختم نبوت ٹنڈو آدم کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور (مولانا) راشد حماوی کی فراغت و دستار بندی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر راشد حماوی نے عہد کیا کہ میری زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت اور قادیانیت کے خلاف جہاد کے لئے وقف ہے۔

قسط نمبر ۱

ترجمہ: سید وقار احمد' لندن

تین نومسلم انگریز عورتوں کے پیغامات

قدیم مسلمان عورتوں کے نام

"ڈیلی میل" لندن کے چند مشہور روزناموں میں سے ایک ہے۔ اس نے ۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں تین تعلیم یافتہ برطانوی نژاد خواتین کی داستان اسلام شائع کی ہے۔ اس اخبار نے اس تبدیلی کو حیرت انگیز تبدیلی کہا ہے اور لکھا ہے کہ باوجود مغرب کے پروپیگنڈے اور تاثر کے کہ "اسلام میں عورتوں کو آزادی نہیں ہے" پھر بھی پچھلے سالوں میں بیس ہزار سے زیادہ مرد اور عورتیں مسلمان ہو چکی ہیں اور ہماری اطلاع کے مطابق ان میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسکاٹ لینڈ کے صرف ایک شہر گلاسکو میں ہر مہینہ کم از کم ایک عورت ضرور دائرۂ اسلام میں داخل ہوتی ہے۔ ہم اخبار "ڈیلی میل" کے شکریہ کے ساتھ تین شماروں میں اس کا ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔ (منظور احمد الحسینی' لندن)

منظم گھریلو زندگی' ایمانداری اور عزت و وقار مجھے اسلام کے بنیادی اصول نظر آئے' نومسلمہ رقیہ

اس موجودہ صدی میں عورتیں اپنے حقوق کی آزادی کے لئے لڑ رہی ہیں۔ چاہے وہ گھر ہو یا کام و کالج کی جگہ۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ کافی تعداد انگریز عورتوں کی اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں اور برخلاف اس غلط تاثر کے جو کہ غیر مسلموں میں عام ہے کہ اسلام میں عورتوں کو آزادی نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ حیرت انگیز تبدیلی کیونکر ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں ایک اندازے کے مطابق بیس ہزار برطانوی مرد اور عورتیں اسلام کے دائرے میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہاں ہم تین عورتوں کے بارے میں بتلاتے ہیں جو کہ حال ہی میں مسلمان ہوئی ہیں۔

رقیہ مقصود۔ عمر ۵۸ سال۔ مذہبی تعلیم و امور کی صدر جو کہ ہل (Hull) کے علاقہ میں رہتی ہیں۔ رقیہ مقصود کینٹ کے علاقہ میں پلی بڑھیں۔ ان کا نام روز مین رش بروک تھا اور ان کے والد ایک چھوٹے سے بزنس مین تھے۔

رقیہ نے ہل یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ ان کے شوہر جارج کینڈی ایک شاعر تھے۔ ان سے رقیہ کے دو بچے ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں ۲۳ سال کی شادی کے بعد دونوں میں طلاق ہو گئی۔ ۱۹۸۶ء میں رقیہ مسلمان ہو گئیں اور اب ایک پاکستانی مسلمان وارث صاحب کے ساتھ شادی کر کے ہنسی خوشی زندگی گزار رہی ہیں۔

رقیہ کہتی ہیں کہ میرے والدین ویسے تو زیادہ مذہبی نہ تھے لیکن وہ مجھے ہر اتوار کو سنڈے اسکول میں ضرور بھیجتے تھے۔ یہاں پر مجھے عیسائی مذہب سے کافی لگاؤ پیدا ہو گیا اور میں نے بعد میں ہل یونیورسٹی سے تھیولوجی میں ڈگری حاصل کی۔ اسکول میں میرے لڑکوں کے ساتھ تعلقات صرف ہاتھ پکڑنے کی حد تک تھے۔ لیکن یونیورسٹی پہنچ کر میں کافی بدل گئی۔ میرے کئی بوائے فرینڈز تھے۔ سگریٹ اور شراب پینا بھی میں نے شروع کر دیا اور پارٹی وغیرہ میں بھی عام جانے لگی۔ یونیورسٹی کی پڑھائی ختم کرنے کے بعد میں نے جارج سے شادی کر لی۔ حالانکہ میں اور جارج کافی اچھی طرح رہ رہے تھے لیکن میری زندگی میں کچھ تشنگی باقی تھی اور ہم خوش نہیں تھے' ہم دونوں نے فیصلہ کیا کہ ہم ایک دوسرے کو خوش نہیں رکھ پا رہے ہیں لہٰذا علیحدہ ہو جائیں۔ چنانچہ ۲۳ سال کی شادی کے بعد ہم نے طلاق حاصل کر لی۔ جس مکان میں میرا قیام تھا اس پر کافی قرضہ تھا چنانچہ میں نے گھر کے کچھ کمرے کرایہ پر دینا شروع کر دیئے۔ میرے کرایہ داروں میں چند مسلمان بھی تھے۔ میری تعلیم چونکہ مذہب کے بارے میں کافی تھی اور اسلام کے بارے میں بھی میری معلومات کافی تھیں۔ لیکن میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اسلام کو عملی حالت میں کسی کو عمل کرتے دیکھا۔ یہ میرے کرایہ دار تھے جو کہ خاموشی سے اپنے مذہبی فرائض انجام دے رہے تھے۔ ان کا یہ انداز مجھے بہت پسند آیا اور میں اپنے آپ کو مکمل طرح محفوظ سمجھنے لگی کہ ان لوگوں سے مجھے کسی بھی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

ان لوگوں سے بات چیت کے بعد میں نے اسلام کے بارے میں اور بہت کچھ سیکھا منظم گھریلو زندگی' ایمانداری اور عزت و وقار اسلام کے بنیادی اصول نظر آئے۔ مجھے ایسا لگا کہ تقریباً ۵۰ سال پہلے برطانیہ کچھ اسی قسم کا تھا۔ بہرحال میں نے جتنا اسلام کو کریدا یہ مجھے اتنا ہی دلچسپ نظر آیا۔ اور اس کے اصول عیسیٰ علیہ السلام کے اصولوں سے بہت ملتے جلتے نظر آئے۔ اور پھر میں نے یہ یقین کر لیا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں ہو سکتے۔ اگر وہ خدا کے بیٹے ہوتے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا کے بیٹے ہوتے (نعوذ باللہ) (حالانکہ ایسا نہیں)۔

اسی دوران میں میرا چرچ میں جانا بدستور رہا لیکن میرا دل یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے مسلمان بننا ضروری ہو گیا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں کسی بھی نظم و ضبط کو کسی خاص طریقے سے کرنا گوارا نہیں کیا۔ میں نے شروع میں کافی عرصہ تک اپنے آپ کو مسلمان بننے سے روکنے کی کوشش کی لیکن ایک دن مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے مسلمان بننے کا فیصلہ کر ڈالا۔ میں نے چند طلباء کو اپنے گھر میں بلایا اور کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ الحمد للہ۔ کلمہ پڑھنے کے بعد میری ایک عجیب سی کیفیت تھی جو کہ بہت ہی خوبصورت تھی اور مجھے ایسا لگا کہ میں اب واقعی کسی جگہ پہنچ گئی ہوں۔

دوسرے دن سے مجھے شراب اور سور کھانا چھوڑنا تھا جو

کلمہ کے پڑھنے کے بعد میری ایک عجیب سی کیفیت تھی' جو کہ بہت ہی خوبصورت تھی اور مجھے ایسا لگا کہ میں اب واقعی کسی جگہ پہنچ گئی ہوں' رقیہ

مسلمان ہونے کے بعد میری زندگی پرسکون ہے اور اس میں قناعت جیسی دولت نصیب ہے' میرے انگریز ہونے اور مسلمان ہونے میں کوئی تضاد نہیں' اگلے بیس سالوں میں برطانیہ میں انگریز مسلمان اور عورتیں اتنی ہوں گی' جتنے کہ غیر انگریز مسلمان اب یہاں موجود ہیں' رقیہ

کہ بہت مشکل معلوم ہوتا تھا صرف یہ ہی نہیں بلکہ میری ساری شاپنگ لسٹ بدل گئی۔ میں نے ہر کھانے پینے کی چیز کی چھان بین شروع کردی کہ کہیں اس میں خنزیر کی چربی تو نہیں ہے۔ سگریٹ البتہ میں پیتی رہی۔ دوسرا مرحلہ پردے کا تھا۔ میرے پاس جو پرانے کپڑے تھے وہ سارے کے سارے مغربی طرز پر سلے ہوئے تھے۔ یہ سارے کپڑے میں نے آکسفام یعنی خیراتی ادارے کو دے دیئے۔

مجھے یہ تو منظور تھا کہ میں کپڑے پہنتے وقت اپنی ٹانگوں کو برہنہ نہ رکھوں لیکن ایک انگریز عورت کے لئے بالوں کا قربان کرنا بڑا مشکل نظر آیا کیونکہ میں ہمیشہ سے نائی کے پاس جاکر بال سنوارنے کی عادی تھی۔ شروع میں تو واقعی عجیب سا لگا کہ ایک انگریز عورت مکمل حجاب میں باہر پھر رہی ہو۔ لیکن آہستہ آہستہ مجھے اس کی عادت ہوگئی اور اب حجاب میں رہنا مجھے بہت پسند ہے۔ اب تو ایسا لگتا ہے کہ زمانہ ہی بدل گیا ہے۔ لوگ مجھ سے بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ اور دوسری اہم بات یہ کہ مسلمان مرد عورتوں پر زور نہیں دیتے کہ تم زمانے کے لئے خوبصورت اور بن سنور کر پھرو۔

میں نے اپنے لئے رقیہ نام کو پسند کرلیا۔ میری والدہ مجھے اب تک روز کے نام ہی سے بلاتی ہیں اور ان کے لئے میری یہ تبدیلی کافی حد تک ناگوار رہی۔ میرے والد اور والدہ شروع میں مجھے عیسیٰ علیہ السلام کا غدار سمجھتے رہے۔ لیکن ان کی معلومات اب اسلام کے بارے میں کافی زیادہ ہوچکی ہیں اور وہ پہلے سے زیادہ خوش معلوم ہوتے ہیں۔

میں ۱۹۹۰ء میں پاکستان میں ایک کتاب پر تحقیق کررہی تھی۔ یہاں میری ملاقات وارث سے ہوئی۔ جب میں برطانیہ واپس آئی تو دعا کرتی رہی کہ کسی طرح سے یہ دوستی اپنے صحیح انجام کو پہنچ جائے۔ یعنی میری شادی وارث سے ہوجائے۔ ہم ایک دوسرے سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے رہے۔ بہرحال رمضان المبارک میں ہماری شادی ہوگئی جس کا مطلب یہ ہوا کہ روزہ کے دوران کھانا' پینا' جنسی اختلاط بالکل ممنوع تھا۔ جو کہ نئے شادی شدہ جوڑے کے لئے کافی مشکل معلوم ہوتا ہے (مگر ہم نے رمضان کا پورا احترام کیا)۔

بوسنیا کے کچھ مسلمان مہاجر کو وارث ایک دن ہمارے گھر لے کر آئے اور کہا کہ ان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ مجھے ان کا یہ اسلامی جذبہ بہت پسند آیا کہ مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ مصیبت زدہ کی مدد کرے۔

اسلام میں شادیاں باہمی میل ملاپ سے طے پاتی ہیں چنانچہ اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے ۱۰۰فیصد بھی ناخوش ہوں تب بھی یہ ایک دوسرے کا فرض ہے کہ دونوں اس رشتہ کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔ ورنہ مغربی ماحول میں تو ذرا سی کھٹ پٹ ہوئی نہیں کہ خدا حافظ کہہ کر اپنے اپنے راستہ کی طرف چل پڑے۔ میرا اب بھی کبھی دل چاہتا ہے کہ شراب خانہ جاؤں۔ ریستوران میں جاؤں لیکن اسلام کی اچھی باتیں میری باتوں پر غالب آجاتی ہیں اور میں وہاں نہیں جاتی۔

مسلمان بننے کے بعد میری ساری زندگی میں ایک بہت بڑی تبدیلی آگئی ہے۔ میری زندگی پرسکون ہے اور اس میں

باقی ص ۳۶ پر

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں جہاں آپ ﷺ سا کون ارجمند ہے
عرش علا تک آپ ﷺ کا پرچم بلند ہے

از۔ مومن رنجپوری (بدایونی) لاہور

اللہ! کام آئیں خوش فرہنگیاں مری — لطف و کرم سے دور ہوں تنگیاں مری
آغوش صد بہار ہوں نیرنگیاں مری — قلزم کی موج سے ہیں ہم آہنگیاں مری
اعجاز بے مثال سے مجھ کو نواز دے!!
جس کو نیاز کہہ سکیں ایسا نیاز دے!

اے عشق ذی صفات سینہ لالہ زار کر — باغ ارم کو رشک ہو جس کی بہار پر!
ہاں ہاں! خیال بھی رہے اس بات کا مگر — اوج ثریا سے پرے تک ہو مری نظر
ہے راہ تیغ تیز یہ کہ جس پہ گام ہے
اے عشق! اس پہ سادھنا بس تیرا کام ہے

کچھ ارض و آسماں سے ہوں حسن الہٰئیاں — کچھ برق تاب سے ملیں شعلہ شہابیاں!
عشق خضر ہوں مرحمت کچھ رخش و تابیاں — ہاں ساقیا وہ ڈوز اول بادۂ نابیاں!
ہے آرزو کہ مدحت حضرتؐ رقم کروں
تخیل کے جہاں میں ضیا مرتسم کروں

دیجور کی ہیں ظلمتیں اے کاش پو پھٹے — ہے سامنے حجاب جو نظروں کے وہ اٹھے
دل نور کی ضیاؤں سے معمور ہو رہے — ہوں نعت گو داہن مجھے داؤد کا ملے
نغمہ مرا یہ گنبد خضریٰ میں گونج اٹھے
مقبولیت کو عرش معلیٰ سے جا لگے

سن سن کے نغمہ رقص کریں زہرہ و مشتری — تکنے لگے بہ چشم حیرت چرخ چنبری
فضلِ خدا سے بارور ہو نخلِ شاعری — شعرۂ سخن میں ہو مجھے فرخندۂ اختری
تصویر نظم نعت میں کچھ ایسا رنگ ہو
بہزاد و مانی دیکھ کر ہر ایک دنگ ہو

ذرہ ہوں ایک خاک کا میری بساط کیا   کرتا ہوں اب شروع میں تعریفِ مصطفیٰ
اللہ کے حضور ہے اب میری یہ دعا   الفاظ اور معانی کا اک گنج ہو عطا
تا نعت پاک حضرتِ احمدؐ رقم کروں
انوار کی شعاعوں سے معمور ہو رہوں

وہ نور پیدا جس سے ارض و آسماں ہوئے   حور و ملائکہ ہوئے سب انس و جاں ہوئے
مہتاب و آفتاب فلک ضوفشاں ہوئے   ہاں آپؐ ہی سے ایں جہاں و آں جہاں ہوئے
ہر دو جہاں نقوش کے بس مدعا ہیں آپؐ
لاریب فیکون کی ابتداء و انتہا ہیں آپؐ

قامت حضورؐ جیسا کوئی دوسرا نہیں   اس کی مثال ہی نہیں بر صفحۂ زمیں
ایسا صبیح قد ہوا ہے اور نہ ہو کہیں   طوبیٰ بہشت ہیں سب آپؐ کے رہیں
تقویم اعتدال میں سب سے سوا ہیں آپؐ
سب خوبیوں میں بے عدیل و ذوالعلیٰ ہیں آپؐ

وہ سر کہ جس کو وسعتیں دونوں جہاں کی ہیں   وہ سر کہ جس کو رفعتیں دونوں جہاں کی ہیں
وہ سر کہ جس کو شوکتیں دونوں جہاں کی ہیں   وہ سر کہ جس کو عظمتیں دونوں جہاں کی ہیں
وہ سر ہے آپؐ کا کہیں ہرگز نہ جھک سکا
صدق مقال جس کا کسی سے نہ رک سکا

روئے مبارک آپؐ کا ہے نور کا فلک   یوسف عرقِ عرق ہوں گر دیکھیں ذرا جھلک
ٹکتی نہیں نگاہ جاتے ہیں پلک جھپک   عارض کا ایک جلوہ ہیں سب حور عیں ملک
آنکھیں کہ جن کے سامنے نرگس کی تاب کیا
آنکھیں ملائیں آنکھ سے کیا منہ غزال کا

ابروئیں بانکپن سے ہیں دونوں تنی ہوئی   گویا کہ دو کمانیں ہیں ہر دم کھنچی ہوئی
صد اعتدال دونوں جانب ہیں جھکی ہوئی   مژگان پاک اپنے سر سے ہیں اٹھی ہوئی
سبحانہ دہان اقدس آں جنابؐ کا
غنچہ کہ بر نہال گلشن ہو گلاب کا

وہ لعل لب کہ جن پہ ہیں امواج کوثری   کس لب کو ہے مجال ہو کچھ ان سے ہمسری
یہ لب ہیں آپؐ کے دیئے ہیں درس سروری   یہ لب کہ جن پہ ختم ہے فرخندہ اختری
ہوتی ہیں ان لبوں کی حق سے ہم کلامیاں
یہ لب وہ جن کے قول کو ہیں ذی مقامیاں

گیسو سیاہ نافہ مشک تتار ہیں   کیا خوب کیف بار ہیں کیا پیچدار ہیں
جعد معنبر آپؐ کے جان بہار ہیں   روح و روان کیفیات مرغزار ہیں
لوح جبین پاک کی تعریف کیا کروں
تشبیہہ آفتاب سے دوں یا قمر سے دوں

گردن مبارک آپؐ کی مینائے مجلی — جس کو لطافت و نفاست میں ہے برتری
گولائی اور درازی میں از بس ہے دلکشی — اللہ! شان اس کے فیضان و شعاع کی
جسم حضورؐ پاک کیا کہنا ہے واہ وا!!
سر تا پا نور نور ہے پیکر حضورؐ کا

بینی طیبہ کو ہے غنچوں پہ برتری — ہے منخرین میں گل شاداں شگفتگی
بازوئے نور نور ہیں میزان عدل کی — بر دوش قدس موج ہے دارالنعیم کی
کیا معدنان نور ہیں گوش آنجنابؐ کے
جیسے چمن میں پھول کھلے ہوں گلاب کے

کف دست آں حضورؐ میں صد لالہ ہے بہار — نقش و نگار جن میں ہیں از بس ہی طرحدار
سچ پوچھئے تو گل ہے کہاں ایسا خوشگوار — نقش و نگار گل کہاں رکھتے ہیں یہ نکھار
کیا چشمہ بہار ہیں ہاتھوں کی انگلیاں
یاقوت سرخ سرخ ہیں ناخن کی سرخیاں

کرنیں ہیں نور نور کی سب موئے ہائے تن — تار نظر کو طاقتیں دیتی ہے ہر کرن
کیا خوب ریش طیبہ کی جان فزا پھبن — سر چشمہ بہار ہیں آقا شہ زمن
ہاں اک بہشت عطر ہے جسم آنجنابؐ کا
ہر گل زمیں ہے آپؐ سے مہکی ہوئی فضا

ہے ششدری مجھے ثنا میں کس طرح کہوں — حیرت میں ہے زبان خامہ پھر میں کیا لکھوں
قدموں کی آنجنابؐ کے تعریف کیا کروں — ان چشمہ ہائے نور کو تشبیہہ کس سے دوں
ہر ایک انگلی پاؤں کی ہیرے کی ہے قلم
جی چاہتا ہے چومتا دائم رہوں قدم

اللہ! شان عظمت کردار آپؐ کی — رہتی ہے روح خواب میں بیدار آپؐ کی
قند و نبات ریز ہے گفتار آپؐ کی — صد کیف موج آب ہے رفتار آپؐ کی
ہوتی ہیں ابتسام پہ پھولوں کی بارشیں
کافور جن سے ہوتی ہیں روحانی کلوشیں

اللہ رے! حرئی میں وہ پیہم ریاضتیں — بہر نماز وہ قیام اور وہ عبادتیں
کیا خوب دوجہاں کی شاہی میں قناعتیں — اور بیکسوں پہ آپؐ کی دن رات راحتیں
اللہ! ذی شونیاں حسن المآبؐ کی
مرقوم کیسے کیجئے نعت آنجنابؐ کی

بچپن سے آنحضورؐ صادق اور امین تھے — صدر العلیٰ تھے پیشوائے صادقین تھے
ایسا ہوا، نہ ہے نہ ہوا! ایسے حسین تھے — نیر صفات رہ نمائے سالکین تھے
قدرت نے مہر پشت پہ ایسی لگائی ہے
چادر پہ نور طور کی طشت طلائی ہے

احکام رب کے آپؐ نے یکسر سنا دیئے — اسباق زیست کلمہ سب کو پڑھا دیئے
جو ڈگمگا رہے تھے راہوں میں جما دیئے — دنیا کو معجزات بھی اکثر دکھا دیئے
انگلی کے اک اشارے سے دریا بہا دیا
از ناخن ہلالؐ کامل چاند شق کیا

اذکار کیا ہوں آپؐ کے خلق عظیم کے — باغ جہاں میں آگئے جھونکے نسیم کے
نافے چمن میں وا ہوئے عطر و شمیم کے — نقشے گھروں میں ہوگئے دارالنعیم کے
رحمت کا جوش زن ہوا دریائے بیکراں
باغ ارم کا ہوگیا اس دہر میں سماں

مرجھائے صحن گلستاں غنچے کھلا دیئے — جلتے ہوئے بجھا دیئے روتے ہوئے ہنسا دیئے
ظلم و ستم کے جملہ شعلے ہیں بجھا دیئے — لطف و کرم کے آپؐ کے دریا بہا دیئے
ہاں! زلف کائنات آشفتہ سنور گئی
مفرق مثال کہکشاں افشاں سے بھر گئی

کہیں گلشن جہاں میں ایسی آبیاریاں — پھولوں سے نخل بھر گئے پانی سے کیاریاں
کہیں صفحہ زمیں پہ کیسی نقش کاریاں — افسردگاں کو آپؐ نے دیں گل بہاریاں
اکثر غلام قیمتیں دے کر چھڑا دیئے
مفلس گدا غریب خوش حالاں بنا دیئے

ہاں! صدر بدر آپؐ کا ہے اک جہان راز — سیماب وار قلب طیب پاک میں گداز
ہر بیوہ و یتیم کے صد لطف و دل نواز — اوروں کے غم سے غمزدہ اور خود سے بے نیاز
کہیں اکثر اشک باریاں امت کے واسطے
جھیلی ہیں بے قراریاں امت کے واسطے

کیا شان ہے حضورؐ کے صدق مقال کی — حاصل حمایت آپؐ کو ہے ذوالجلال کی
شانیں عیاں ہیں آپؐ سے ایزد تعال کی — ہیں کائنات بیکراں نور و جمال کی
کس سے ہوئے وہ کام جو ہیں آپؐ نے کیئے
دامن گل مراد سے دنیا کے بھر دیئے

صوت ہدیٰ وہ آپؐ کی! وہ برق سے کڑک — وہ صد جلال آپؐ کی کفار کو جھڑک
دیں دعوتیں بہ دین حق قوموں کو بے دھڑک — فوراً دہائی گر گئی شیطاں کی رگ پھڑک
شیطاں کے ہر گروہ کی شہ رگ ہی کٹ گئی
دنیا کی ایک آن میں کایا پلٹ گئی

کہیں کوششیں زمانے کی راحت کے واسطے — مظلوم اہل خلق کی فرحت کے واسطے
جنگیں ہوئیں وفا صفا وحدت کے واسطے — ہر نقش کی صیانت و عزت کے واسطے
معراج میں بھی آپؐ کو امت کی یاد تھی
تھی عرض بار بار کہ یارب امتی

گھاتیں اذیتوں کی کرتے ہی رہے خصام — کی آپؐ نے دعا ہدایت کی بہ صبح و شام
اللہ! خلق مصطفائے فخر ذی الکرام — اعدا سے آپؐ لیتے نہ تھے کوئی انتقام
تیغ و تبر بکف ہوئے تو دین کے لئے
میداں میں صف بہ صف ہوئے تو دین کے لئے!

اسرار ہیں حضورؐ کی ہر بات بات میں — تنظیم کائنات کی سابق حیات میں
جلوے ہیں آنجنابؐ کی ہر شش جہات میں — سب سے نرالے آپؐ ہیں ذات و صفات میں
صبح و مسا حضورؐ نے اعلائے حق کیا
نقش وفا صفا میں دلکش رنگ بھر دیا

آقاؐ ثنا جنابؐ کی کیا لکھ سکے بشر — اندازۂ شؤن میں ہے پشت ہر نظر
جیسی بساط ہو لکھے یہ بات ہے مگر — با ایں معانی نخل خامہ کب ہے بارور
تفسیر لفظ "کن" کا ہے آغاز آپؐ سے
وابستہ کائنات کا ہے راز آپؐ سے

اندیشہ دل کو سخت ہے یوم النشور کا — ہیں آپؐ ہی سبب نجات وہ دل سرور کا
بیچین! میرے ہاتھ ہے دامن حضورؐ کا — برسے گا ابر رحمت رب غفور کا
دارین رست کا سبب بس آنجنابؐ ہیں
تفسیر "کن" کتاب میں رحمت کا باب ہیں

دامن گل مراد و مقصد سے بھریں گے آپؐ — لاریب مذنبین پہ احساں کریں گے آپؐ
نیکوں کو جام کوثری بھر بھر کے دیں گے آپؐ — محشر میں رب امتی رب سے کہیں گے آپؐ
دونوں جہاں میں آپؐ سا کون ارجمند ہے
عرش علا تک آپؐ کا پرچم بلند ہے

ہر آن ہم کو چاہئے حضرتؐ کی اقتدا — ہے اقتدا میں آپؐ کی اللہ کی رضا
ملاح جب کہ ہے خدا مسلم کی ناؤ کا — گرداب و پیچ کا پھر ہم کو خوف کیا
فرمان رب ہے آیت لا تقنطوا ہمیں!!
کیوں مشکلات دہر پہ ہم رنج و غم کریں

صلوا علیہ و الہ و اصحابۂ الکرام — ازواج والمہاجرہ و انصارۂ العظام
والمومنین مومنات حسن الاعتصام — والمسلمین مسلمات فخر الاہتمام
باد صبا گزارنا تحفے سلام کے
روضے پہ آں حضورؐ شاہ ذی مقام کے!

تحریر: مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

ایک تجزیہ، ایک دعوتِ فکر

ابلیس کا ایک معنیٰ خیز خطاب اور اس کا نتیجہ

کیا مرزا قادیانی بھی تقریر کرے گا؟

قرآن مجید نے منبع شر جناب ابلیس علیہ ما علیہ کا ایک اہم خطاب یوں نقل فرمایا ہے کہ:

و قال الشیطان لما قضی الامر۔ ان اللہ وعدکم وعد الحق و وعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا انفسکم ما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخی انی کفرت بما اشرکتمون من قبل ان الظالمین لھم عذاب الیم۔

(سورۃ ابراہیم:۲۲)

"قیامت کی تمام عدالتی کارروائی ختم ہو جانے پر ابلیس لعین اپنی پارٹی سے ایک اہم خطاب کرے گا کہ اے مجھے الزام دینے والو احمقو! مجھے ملامت کرو کیونکہ اللہ نے تمہارے ساتھ (توحید و رسالت اور اطاعت اختیار کرنے پر حسن انجام) کا سچا وعدہ فرمایا تھا۔"

فرمایا:

ما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

(البقرۃ:۳۸)

اس کے برعکس میں نے بھی (بنا بر عداوت و انتقام) تم سے کچھ وعدے کئے تھے (کہ یہ دنیا ہی دنیا ہے آخرت کی کوئی حقیقت نہیں وغیرہ) مگر میں نے اپنے وعدوں کا خلاف کیا۔ اس معاملہ میں میرا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ میں نے صرف تمہیں گمراہی کی دعوت ہی دی تھی۔ جسے تم نے نفسانی سہولت کے پیش نظر بخوشی قبول کرلیا لہٰذا اب مجھے کسی قسم کی ملامت اور طعن و تشنیع مت کرو بلکہ اپنے آپ کو ہی کوسو اور ملامت کرتے رہو۔ اے عاقبت نااندیشو! تم جو مجھے خالق حقیقی کے مقابلہ میں اپنا کارساز اور کرتا دھرتا سمجھتے رہے ہو مجھے اس کا شریک گردانتے رہے ہو میرے دل میں اس کی ذرہ بھی اہمیت اور وقعت نہیں۔ بلاشبہ ایسے ظالموں اور بے انصافوں کے لئے (جنہوں نے خالق حقیقی کے مقابلہ میں میرے ساتھ تعلقات کئے) نہایت تکلیف دہ عذاب ہے۔

ملاحظہ فرمایئے! ابلیس لعین اپنی فداکار پارٹی کی ہزاروں سال کی اطاعت و فرمانبرداری سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اسے جوتے کی نوک پر بھی نہیں رکھ رہا بلکہ ایک منٹ میں اس نے آنکھیں پھیرلیں۔ ایسے ہی اس کی پارٹی کے سرکردہ افراد اور رکن اپنے حواریوں سے سلوک کریں گے۔ دیکھئے قرآن مجید ان کا کردار بھی بدیں الفاظ پیش کرتا ہے۔

و برزوا للہ جمیعا فقال الضعفوا للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فھل انتم مغنون عنا من عذاب اللہ من شیٔ قالوا لو ھدانا اللہ لھدینا کم سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص۔

(۲۱:۱۴)

"جب سب لوگ خداوند قدوس کے حضور برملا پیش ہوں گے تو کمزور لوگ بڑے لوگوں کو کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں تمہارے تابع تھے تو کیا آج تم لوگ خدائی عذاب کے سلسلے میں ہمارے کچھ کام آسکتے ہو؟ یعنی عذاب کا کچھ حصہ ہم سے بانٹ سکتے ہو۔ تو وہ کہیں گے کہ بھئی ہم تو خود گمراہ تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نصیب کرتا تو ہم تمہاری بھی رہنمائی کرتے اب تو ہماری چیخ و پکار یا صبر و تحمل برابر ہے ہمارے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔" ایسا ہی ایک منظر سورۃ زمر کے دوسرے رکوع میں مذکور ہے۔

ایک توقع اور گمان

ہمارا گمان ہے کہ مندرجہ بالا منظر ملاحظہ فرما کر مرزا صاحب بھی اپنی پارٹی کی لعنت ملامت کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ایسے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ایک خصوصی خطاب کا اہتمام فرمائیں گے اور بآواز بلند کہیں گے۔ **ایھا الھالکۃ الفانیۃ اسمعوا یا فاقد القلوب۔**

اے نادان مرزائیو! میں تو ایک مجبور' مجمع الامراض' مخبوط الحواس اور مراقی انسان تھا۔ میں نے اگر قرآن و حدیث میں دجل و تحریف کا چکر چلا کر دعویٰ مجددیت' مسیحیت اور نبوت و رسالت کر دیا اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی کہہ دیا تو یہ میری طبعی اور معاشی مجبوری تھی۔ تمہارا دماغ کیوں خراب ہو گیا تھا۔ تمہاری عقل نے ساتھ کیوں نہ دیا کہ جو شخص پیدائش ہی سے لے کر کسی قابل قدر کردار کا اہل اور مالک نہیں وہ بڑا ہو کر کس قسم کی صلاحیتوں کا اظہار کر سکتا ہے۔

دیکھئے بچپن سے ہی بوجہ کسی تکلیف کے مجھے چھ ماہ تک افیون دی جاتی رہی (منہاج الطالبین از مرزا محمود صاحب بحوالہ قادیانی مذہب ص۴۵) جس سے میری حالت یہ ہو گئی کہ زبان میں لکنت پیدا ہو گئی (سیرۃ المھدی روایت نمبر۴۳۵) خود اپنے جوتے کے دائیں بائیں کی تمیز نہ ہو سکتی تھی ( ) گھڑی کا ٹائم نہ بتا سکتا تھا (سیرۃ المھدی روایت نمبر۹) ایک دفعہ چینی کی بجائے نمک پھانک لیا (روایت نمبر۲۴۴) ایک دفعہ راکھ کے ساتھ روٹی کھانے لگا (روایت نمبر۲۴۵) ایک دفعہ چوزہ ذبح کرنے لگا تو بجائے چوزہ کے اپنی انگلی ہی کاٹ لی (روایت نمبر۳۰) استنجے کے ڈھیلے اور گڑ ایک ہی جیب میں رکھ لیا کرتا تھا (دیباچہ براھین احمدیہ ص۶۷) مجھے تو بوٹ کے دائیں بائیں کی تمیز تک نہ تھی ماں نے نشانی بھی لگا دی مگر پھر بھی سمجھ نہ آتی تھی (بحوالہ قادیانی مذہب ص۹۵) سادگی اتنی تھی کہ ایک دفعہ میرے چچا زاد بھائی مرزا امام دین مجھے ورغلا کر پنشن کے سات سو روپیہ سمیت لے کر ادھر ادھر پھراتا رہا چند دن بعد جب وہ رقم ختم ہو گئی تو مارے شرم کے گھر آنے کی بجائے سیالکوٹ کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار پر ملازمت کرلی۔ پھر ذہین اتنا تھا کہ مختاری کے امتحان میں باوجود محنت کرنے کے ناکام ہو گیا (سیرۃ المھدی ص۱۵۶ ج۱) بعد ازاں میری شادی کردی گئی میرے سسر مرزا جمعیت بیگ کے دماغ میں بھی کچھ خلل تھا (روایت نمبر۴۴) اس کے بعد دنیا جہان کی بیماریاں مجھ پر مسلط ہو گئیں جن میں قولنج' مراق' ہسٹیریا' ذیابیطس' اعصابی اور جنسی کمزوری' دوران سر'

بدہضمی وغیرہ۔ بس زندگی کی گاڑی ٹانک' وائن' یاقوتی' عنبر و مشک' تیتر بٹیر کے گوشت وغیرہ اور لاتعداد مقویات کے سہارے گھسٹتی رہی (خطوط امام بنام غلام) انہی حالات میں چند کتابوں میں اوٹ پٹانگ مار کر' کچھ وحی و الہام کا چکر چلا کر پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے دنیا کو الو بناتا رہا۔ میرے اکثر پیروکار بھی مراق زدہ ہی ہوتے تھے (سیرۃ المہدی نمبر۴۶۹) جب بھی عدالت کی دھمکی ملتی فوراً "بساط الہام سمیٹتے ہوئے صلح کا عہد نامہ لکھ دیتا کہ آئندہ کوئی خطرناک الہام شائع نہ کروں گا (محمدیہ پاکٹ بک نمبر۲۱) کیا تمہیں انبیاء کرام کی اولوالعزمی' ثابت قدمی' ذات خداوندی پر بے مثال بھروسہ' بے نظیر صبر' تحمل اور ان کے زہد و تقویٰ کی قرآنی جھلکیاں نظر نہ آئیں کہ مجھ جیسے بہروپیے پر اعتبار کرکے اپنی عاقبت برباد کرلی۔ بھلا تمہیں میری کتابوں میں بے شمار مواقع پر ختم نبوت کا اقرار نہ ملا' نزول مسیح کا اظہار و اعلان نظر نہ آیا جس پر تمام افراد امت کا اجماع اور اتفاق تھا۔ تمہیں میرے رنگ برنگے دعوے (مہدی' مجدد' مسیح' کرشن اوتار وغیرہ) دیکھ کر سمجھ نہ آئی کہ سچے نبی تو صرف ایک ہی دعویٰ کرتے ہیں (انی رسول من رب العالمین) تم نے مجھے کس طرح سچا سمجھ لیا۔ کیا قرآن مجید میں یہ قانون نہیں ہے کہ ہر نبی کو صرف اس کی قومی زبان میں وحی کی جاتی ہے جبکہ میں نے ہر زبان کی وحی کا اظہار کیا تھا جیسے عربی' فارسی' پنجابی' عبرانی اور انگریزی وغیرہ جن کا میں مفہوم بھی نہ جانتا تھا اور ساتھ ہی ایک جگہ لکھ بھی دیا کہ یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ نہ سکتا ہو کہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے (چشمہ معرفت ص۲۰۸ از مرزا صاحب) لہٰذا اب جاؤ جہنم میں' میں بھی اپنے پیرو مرشد کا اعلان دہراتا ہوں کہ جاؤ اپنی بدنصیبی اور حماقت و جہالت کا ماتم کرو۔

فلا تلومونی و لوموا انفسکم ما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخی انی کفرت بما اشرکتمون من قبل ان الظالمین لهم عذاب الیم (سورۃ ابراہیم:۲۲)

یعنی۔ مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنی عقل کا ماتم کرو اب میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اور نہ ہی تم میرا کچھ سنوار سکتے ہو۔ اب میں تمہاری ساری عقیدت و محبت' تابعداری' چندے اور مختلف فنڈز کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں۔ تم جیسے احمقوں اور عاقبت نااندیشوں کے لئے ہمیشہ کا رسوا کن عذاب مقدر ہوچکا ہے۔

اے میرے مولائے کریم تو گواہ ہے کہ میں اپنی کتابوں میں لکھ آیا تھا کہ میں ایک دائم المرض اور مراقی آدمی ہوں اور مراقی آدمی کا کسی بات میں کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ دیکھئے دنیا میں حکیموں اور ڈاکٹروں نے بتلادیا تھا کہ مراقی آدمی کو فرشتے بھی نظر آتے ہیں اور وہ نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے سودائے مرزا نامی کتاب لکھ کر تمام حقیقت واضح کردی تھی لہٰذا اے بار الٰہا ان احمقوں کو جہنم کے نچلے طبقے میں ڈال دے۔ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

فقطع دابر قوم الظالمین الکاذبین والحمدللہ رب العالمین۔

اے رب کریم! ان سے دریافت فرمالے کہ کیا سچے نبی کی تمام باتیں اور پیشگوئیاں سچی نہیں ہوتیں؟ جبکہ میں نے ہر جگہ دروغ گوئی اور دجل و فریب سے ہی کام نکالا۔ میں نے تو صاف کہہ دیا تھا کہ یہ سلسلہ قادیانیہ اس گورنمنٹ (برطانیہ) کی ماتحت برپا کیا گیا ہے (نہ کہ خدا کی طرف سے) (خزائن ص۵۲۴ ج۱۵) یہ مرزا ملکہ برطانیہ کی برکت سے آیا ہے (خزائن ص۱۱۹ ج۱۵) یہ بھی لکھا کہ میں گورنمنٹ انگریزی کا خود کاشتہ پودا ہوں (تبلیغ رسالت نمبر۱۹) حتیٰ کہ تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصرہ دو مستقل رسالے اسی غرض سے تحریر کئے۔

اے اللہ! اتنی وضاحت کے باوجود کیا یہ احمق اندھے تھے؟ کہ انہوں نے مجھے خدا کی طرف سے سمجھ لیا۔ اے مولا کریم! میں نے یہ مسلم قانون لکھا تھا کہ انبیاء کی طرف سے صرف جبرائیل امین ہی وحی لے کر اترتے ہیں (ازالہ ص۵۳۳) جبکہ میری کسی بھی کتاب میں یہ وضاحت نہیں کہ مجھ پر جبرائیل وحی لے کر آتا ہے۔ اگر کہیں ہے تو ان میں سے کوئی مرزائی بتلائے کہ میں نے تو صاف صاف اپنے جعلی فرشتوں کے نام بھی بتلادیئے تھے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ٹیچی (حقیقۃ الوحی ص۳۳۲) مٹھن لال (تذکرہ ص۵۱۵) خیراتی (خزائن ص۳۵۱ ج۱۵) شیر علی (ص۳۵۲ ج۱۵) درشنی (انگریزی فرشتہ۔ تذکرہ) وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح میں نے اپنے خدا کے نام یہ بتلائے تھے۔

الصاعقہ (البشریٰ ص۷۶ ج۲) خدائے یلاش (خزائن ص۲۰۳ ج۱۷) ربنا عاج (براہین ص۵۵۵) انگریزی خدا (براہین ص۴۸۰) وغیرہ۔

بار الٰہا ارشاد فرمایئے جب میں نے اتنی وضاحت کردی تو پھر ان احمقوں نے کیوں نہ سوچا کہ یہ تو ایک شغل ہے۔ حقیقت نہیں۔

ایک مرزائی: حضرت صاحب آپ صرف ہمیں ہی نہ ڈانٹے جایئے۔ آپ فرمایئے کہ کیا آپ نے بے شمار کتابوں میں بڑے بڑے دلائل کے ساتھ دعویٰ مسیحیت نہ کیا تھا؟ جس پر قرآن مجید کی تیس آیات بھی پیش کیں (ازالہ اوہام) نیز اور بھی کئی کتب و رسائل اور اشتہارات وغیرہ اس موقف پر شائع فرمائے تھے جن سے ہر شخص کا متاثر ہوکر قائل ہوجانا لازمی بات تھی۔ بھلا آپ کی کون سی کتاب اس دعویٰ سے خالی ہے؟

جناب مرزا صاحب: اے پیارے جہنمی! تیری یہ سب باتیں درست ہیں مگر ذرا غور سے دیکھئے تو تمہیں یہاں بھی حقیقت نظر آسکتی تھی۔ دیکھو میں نے اپنی ابتدائی اور مرکزی کتاب براہین احمدیہ ص۴۹۸-۴۹۹ پر صاف لکھ دیا تھا کہ آیت **ھوالذی ارسل رسولہ** کے تحت جب مسیح دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ اب بتلاؤ۔

مرزائی: حضرت صاحب! اس کے متعلق تو آپ نے صدہا مقامات پر لکھ دیا تھا کہ یہ عقیدہ حقیقت منکشف ہونے سے پہلے کا ہے۔ بعد میں خدا کی ملیا ۱۲ سال کی مسلسل وحی نے مجھے مسیح موعود بنادیا (اعجاز احمدی ص۷ و آئینہ کمالات ص۵۵۱ وغیرہ)۔

مرزا صاحب: جناب مرزائی صاحب! اس حوالہ میں بھی وہی معاملہ ہے کہ یہ صرف ایک فریب تھا مگر حقیقت بھی معمولی غور کرنے سے واضح ہوسکتی تھی۔ وہ یوں کہ کیا تم کو یہ تو معلوم ہے کہ میں نے اپنی ہر کتاب میں اس براہین کو بطور خدا کی وحی اور متن الٰہی کے پیش کیا ہے۔ میری کوئی بھی کتاب اس کے حوالہ سے خالی نہیں ہے۔ تو پھر تمہیں یہ نہ سوجھا کہ جس کے ایک ایک جملہ کو میں بطور متن الٰہی پیش کررہا ہوں اس کا صرف یہی ایک حوالہ غلط اور خلاف حق ہوتا تھا۔ پھر میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ بھی دیا تھا کہ مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھئے تو معلوم ہوجاتا کہ یہ جملہ اس عقیدہ کے الہامی ہونے کی دلیل و برہان ہے مگر تم سب احمق اور مراقی ہی نکلے۔ سمجھ اور عقل سے کورے رہے۔ پرلے درجے کے ڈھیٹ اور ہٹ دھرم ثابت ہوئے۔ اس حوالہ میں وضاحت ہے کہ نزول مسیح کے وقت دین اسلام تمام زمین پر پھیل جائے گا جبکہ میرے دعویٰ پر میری اپنی بستی قادیان بھی مکمل طور پر میری پیروکاری نہ ہوئی بتلاؤ یہ کیا کوئی معمولی دلیل تھی۔ ارے اندھو! صرف یہی نہیں بلکہ اس کی وضاحت دوسرے مقامات پر بھی موجود ہے۔ دیکھو میں نے لکھا تھا کہ "اور حضرت مسیح نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کردیں گے اور کج و ناراستی کا نام و نشان نہ رہے گا۔" (براہین احمدیہ ص۵۰۴-۵۰۵) اور سنئے۔ "حضرت مسیح تو انجیل اور ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔" (ص۳۶۱) اور سنئے اور اپنی عقل کا ماتم کیجئے میں نے لکھا تھا کہ "بلکہ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آئی ہے گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے اسی قدر اس پیشگوئی کی صحت پر شہادتیں موجود تھیں کیونکہ عقیدہ کے طور پر وہ اس کو ابتداء سے یاد کرتے چلے آتے تھے۔ اگر نعوذ باللہ یہ افتراء ہے تو اس افتراء کی مسلمانوں کو کیا ضرورت تھی اور کیوں انہوں نے اس پر اتفاق کرلیا۔" (شہادۃ القرآن ص۹)۔

اب بتلایئے کہ کیا تمام مسلمان ہر زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کے جسمانی رفع اور نزول کے قائل نہ تھے اور صدہا کتابوں میں تمام مجددوں اور ائمہ دین نے اس کی وضاحت نہیں کی تھی جس کو میرے بعد ایک عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے ایک کتاب ...

تھا۔ علاوہ ازیں شروع سے ہی علمائے امت نے صدہا کتب و رسائل لکھ لکھ کر اس عقیدہ کو واضح فرمایا۔ نیز قادیانی مبلغوں کے ساتھ مناظرے کرکے بھی مسئلہ کو واضح کرتے رہے۔ جلسوں اور خطبات جمعہ میں بھی حقیقت ظاہر فرماتے رہے۔ ایک تم تھے کہ ایک ہی بات پر اڑے رہے کہ کوا سفید ہی ہے اور وضاحت جتنے میں نے بڑی صفائی سے لکھا تھا کہ "یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی حصہ بجزو نہیں دیا۔" (ازالہ ص ۵۵۷) بتلایئے! اس سے زیادہ وضاحت ممکن ہے کہ ازروئے حدیث تمام اہل اسلام شروع سے ہی نزول مسیح کو اپنا عقیدہ بنائے ہوئے ہیں۔ جس کو بزرگان دین نے صدہا کتب تفسیر و حدیث میں درج فرمایا ہے۔ نیز انجیل متی اور لوقا میں بھی وہی اصلی مسیح ہی کا آنا لکھا ہے۔ دیکھئے متی ۲۴:۳۰، لوقا ۲۱:۲۷، مرقس ۱۳:۲۶ وغیرہ۔

علاوہ ازیں میرے خیال میں میری کتاب فتح الاسلام کے شروع میں بھی یہ بات لکھی ہوئی ہے۔

ایک ضروری وضاحت یہ ہے کہ اس کے بعد جب میں نے اغوائے شیطانی سے دعویٰ مسیحیت کا ارادہ کیا تو اس کی تیاری کے لئے میں نے بہت غیر معقول اور ناقابل قبول باتیں لکھیں کہ جن کو کوئی بھی صاحب عقل تسلیم نہیں کرسکتا۔ مگر احمقو تم نے فوراً ان کو وحی آسمانی سمجھ کر قبول کرلیا۔ دیکھو میں نے مسیح بننے کا کیا مضحکہ خیز فارمولا لکھا تھا کہ مجھے مریم بنایا گیا۔ میں دو سال تک صفت مریمیت میں پرورش پاتا رہا پھر مجھے عیسیٰ کا حمل ہوا جو کہ دس ماہ تک رہا پھر مجھ سے عیسیٰ نکل آیا (گویا میں سے میں ہی پیدا ہوگیا) (کشتی نوح ص ۴۷ تا ۴۸) بھلا یہ کوئی عقل کی بات ہے؟ کیا تماشا ہے اس کو کون احمق تسلیم کرے گا۔ اسی دوران جب بابو الٰہی بخش نے میرے عورت (مریم) ہونے کے لوازمات یعنی حیض وغیرہ کا سوال کیا تو میں نے جواب دیا کہ اب وہ حیض نہیں رہا بلکہ اس سے بچہ بن گیا ہے جو اللہ کے بچوں کی طرح ہے (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳)۔

ارے بیوقوف! بتلا کیا اللہ کی بھی کوئی اولاد ہے؟ کیا قرآن مجید میں ابنیت الٰہی کی شدید ترین نفی مذکور نہیں (سورۃ مریم و آل عمران و مائدہ وغیرہ) کیا اس طرح تبدیلی جنس ہونا ممکن بھی ہے۔ ارے کچھ تو سوچتے تو آج جہنم کا ایندھن نہ بنتے۔ پھر میں نے ایک شگوفہ اور چھوڑا کہ جو آیات اور نصوص مسیح ابن مریم کے بارے میں تھیں وہ اب میری طرف منسوب کردی گئی ہیں (براہین پنجم ص ۸۹)

بتلایئے اس سے بڑھ کر بھی کوئی دجل و فریب اور گھپلا ہوسکتا ہے۔ کیا اس میں وضاحت نہیں کہ مسیح کی آمد کے بارے میں آیات و نصوص تھیں۔ یہ بات تو درست اور برحق تھی لیکن اگلی گپ اور ہرزہ سرائی کہ اب یہ میری طرف پھیر دی گئی ہیں۔ یہ کون سا ضابطہ اور علمی کلیہ ہے۔ کیا کبھی کسی لفظ کا مصداق اور مفہوم بھی تبدیل ہوا ہے؟ مثلاً "پہلے تو ابراہیم" کا مصداق وہ ابراہیمؑ ہوں جو خدا کے خلیل اور اسمٰعیلؑ و اسحاقؑ کے والد محترم تھے مگر کچھ مدت بعد اس کا مصداق کوئی اور شخص بن جائے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی دھوکا اور کذب بیانی ہوسکتی ہے؟ مگر افسوس تم احمقوں اور بدبختوں پر کہ تم نے میری ہر گپ کو آنکھ بند کرکے تسلیم کرلیا۔ ایک طرف میں اکیلا اور دوسری طرف تمام کتب سماویہ' احادیث رسول رحمتؐ اور تمام صحابہؓ اور ائمہ دینؒ اور امت مسلمہ۔ الوؤ! بتلاؤ کس طرف وزن زیادہ ہے؟ کس کی بات قابل تسلیم ہوگی۔

قادیانی: اچھا حضور! آپ نے اس مسئلہ میں تو جان چھڑانے کے لئے کافی وضاحت کردی کہ قصور آپ کا نہیں بلکہ ہم بدبختوں کا تھا لیکن نبوت و رسالت میں تو ہم جھوٹے نہیں ہوسکتے کیونکہ پہلے ہم اس کا انکار کیا کرتے تھے مگر آپ نے یہ بات سن کر ہمیں تلقین کی کہ ایسا نہ کیا کرو۔ دیکھو براہین میں میری یہ وحی مندرج ہے۔

هو الذی ارسل رسوله الخ اور **محمد رسول الله والذین معه**

ان آیات میں مجھے رسول پکارا گیا ہے تو تم کس طرح میرے رسول ہونے کا انکار کرسکتے ہو (ازالہ اوہام) جبکہ ان آیات میں لفظ رسول صاف مذکور ہے۔

مرزا صاحب: ارے میاں الو! یہاں بھی تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہوئے تھے۔ اس لئے کہ ایک تو حسب عادت میں نے یہ حوالہ ہی جھوٹا دیا۔ براہین میں اس کے مطابق کہیں نہیں لکھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تو بروزی نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو کیا ان آیات میں اصلی نبوت کا ذکر ہے یا بروزی کا؟ ویسے نبوت کی یہ تقسیم بھی میری شیطانی سوچ کا نتیجہ تھی ورنہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی ظلی یا بروزی نبوت کا ذکر نہیں۔ یہ بھی سن لو کہ یہ مسئلہ بھی اسی طرح ہے کہ میں نے دجل و فریب سے کام لے کر **مسیلمہ** کذاب کا رول ادا کیا تھا لیکن اس سے قبل اور بعد میں نے اصل حقیقت بھی واضح کردی تھی۔ سنئے اور کان کھول کر سنئے کہ میں نے صاف لکھ دیا تھا کہ "حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین جبرائیلؑ کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو سال سے مہر لگ گئی ہے (ازالہ اوہام ص ۵۳۴' آئینہ کمالات ص ۳۷۷)۔ میں نے آیت کریمہ **ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین۔** کا ترجمہ کیا تھا "اور ختم کرنے والا نبیوں کا" (ص ۱۴۳) دیکھو کتنی وضاحت کردی۔ کیا اس کے بعد بھی مجھ پر دعویٰ نبوت کا الزام لگ سکتا ہے؟

ارے ظالمو! یہ مسئلہ تو قرآن مجید کے پہلے صفحہ سے ہی شروع ہوجاتا ہے کہ **والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک** بتلاؤ کہیں **بعدی** کا لفظ بھی لکھا ہے۔ سو سے زائد آیات قرآنیہ جس مسئلہ کو بیان کریں ۲۰۰ سے زائد احادیث و آثار صادق و امین نبیؐ بیان فرمائیں تو اتنے عظیم ثبوت سے آنکھیں بند کرکے چلنا ضلالت و گمراہی نہیں تو اور کیا ہے؟

ارے ظالمو! یہ مسئلہ تو ایسا ہی تھا کہ جیسے آفتاب کا وجود ثابت تھا۔ اس پر مزید کسی عقلی دلیل کی ضرورت نہ تھی لیکن اگر کوئی احمق آفتاب کے نہ ہونے کی دلیل پیش کرنا شروع کردے تو کیا جاہل سے جاہل بھی اس کی بات کو رد نہ کرے گا؟ اسی طرح میں نے بے شمار مواقع پر اس مسئلہ کو بیان کردیا تھا جس کے تمام حوالے میرے لاہوری مریدوں نے فتح حق نامی کتاب میں اکٹھے کردیئے تھے۔ مگر قادیاں والو تم احمق کے احمق ہی رہے تمہاری ہٹ دھرمی قابل داد ہے۔ تمہاری اسی ہٹ دھرمی کی وجہ سے یہ مثل مشہور ہوگئی تھی کہ مرزائی آں باشد کہ چپ نہ شود۔ تم نے دنیا میں خوب اس حقیقت کا ثبوت دیا۔ ایک بیماری یہ بھی تھی کہ مرزائی مبلغ میری کتابیں نہ پڑھتے تھے (سیرۃ المہدی ص ۵۰۵)۔

ارے عقل کے اندھو! اس کے علاوہ بھی دیکھو کہ میری ہر پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ آتھم کے مقابلے میں میری کیسی درگت بنی۔ محمدی بیگم کے معاملہ میں مجھے کتنی رسوائی حاصل ہوئی۔ پھر آخر میں میں نے علمائے حق سے "خصوصاً" مولوی ثناء اللہ امرتسری سے تنگ آکر خدا سے فیصلہ مانگا جیسے قرآن مجید میں کئی نبیوں نے فیصلہ مانگا تھا کہ اللہ نے اپنے نبی کی دعا قبول فرما کر کفار کو ہلاک فرمادیا۔ اسی طرح کفار مکہ نے آنحضرتؐ کے خلاف فیصلہ مانگا تھا۔ **اللهم ان كان هذا هو الحق الخ** تو اللہ نے بدر کے میدان میں ان کو برباد کردیا۔ اس میں دوسرے فریق کا اقرار یا شمولیت کی "قطعاً" کوئی شرط نہیں ہوتی۔ یہ تو صرف خدا سے طلب کردہ فیصلہ ہے چنانچہ میں نے بھی ایسی ہی دعا مانگی تھی تو اللہ نے اس کا فیصلہ بھی تمہارے سامنے ظاہر کردیا کہ ایک سال ہی بعد میں ہلاک ہوکر بری طرح خدا کے قہر و غضب کا نشانہ بنا اور امرتسری صاحب میرے بعد ۱۹۴۸ء تک خوش باش دندناتے پھرے۔ مگر احمقو تم نے پھر بھی کوئی عبرت حاصل نہ کی۔ تف ہے تم پر۔ بعد ازاں پاکستان بن گیا۔ قادیاں اجڑ گیا۔ ربوہ آباد کیا گیا۔ اہل اسلام نے وہاں بھی تمہیں دم نہ لینے دیا۔ اگرچہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں مسلمانوں کا کافی نقصان ہوا مگر وہ چونکہ حق پر تھے لہٰذا انہوں نے تمہارا تعاقب نہ چھوڑا بالآخر ۱۹۷۴ء میں تمہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اس کے بعد تمام دنیا کی اسلامی تنظیموں نے بھی تمہیں غیر مسلم قرار دیا۔ بعد ازاں مختلف عدالتوں

باقی ص ۲۶ پر

ایک حقیقت پسند اور جذباتی مرزائی

اب جاؤ اپنی حماقت کا ماتم کرتے رہو' حقیقت میں نہ تو میں مجدد تھا نہ مہدی اور نہ مسیح' مرزا قادیانی کا جواب

"جناب مرزا صاحب! تم نے تو اس وقت واقعی ابلیس کا کردار ادا کر دکھایا ہے۔"

مرزا صاحب۔

"وہ کیسے؟"

حقیقت پسند مرزائی۔

"مرزا صاحب! کیا تم نے اپنے سے پہلے ابلیس کا خطاب نہیں سنا تھا۔ جب اس نے کہا کہ میں نے تمہارے ساتھ محض جھوٹے اور فریب کارانہ وعدے کئے تھے۔ اور اس وقت میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ چنانچہ اس کا یہ کردار خدا کی آخری کتاب قرآن مجید نے بھی واضح کر دیا تھا کہ:

کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک وانی اخاف اللہ رب العالمین الحشر۔

ترجمہ۔ "شیطان کی طرح کہ جب وہ انسان کو کہہ دیتا ہے کہ تو کفر کرلے تو جب وہ کفر کر گزرتا ہے تو شیطان فوراً کہہ اٹھتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔"

اسی طرح سورۃ انفال کی آیت ۴۸ میں اس کا یہ دجالانہ کردار واضح کیا گیا تھا۔

بعینہٖ اسی طرح تم نے بھی دنیا میں ہمیں قرآن و حدیث سے اپنے دعویٰ (مسیحیت) کی سچائی ظاہر کی۔ اور بے شمار کتب و رسائل میں اعلان کیا کہ حیات مسیح کا عقیدہ تو شرک ہے۔ اور اب تم ہرباتوں اور دعویٰ سے انکار کرکے ہمیں ہی مجرم اور احمق قرار دے رہے ہو۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہو۔ کیا تم نے اپنا سارا کاروبار اسی مسئلہ حیات و وفات کو نہ بنایا تھا؟ اسی کو تم ختم نبوت کے بھی منافی کہتے رہے۔ قرآن مجید کی تیس آیات بھی بتلاتے رہے اور اب مکر رہے ہو۔ کیا یہ شرافت ہے؟"

مرزا صاحب آگ بگولہ ہو کر۔

"اے جاہل اور عقل کے اندھے بے وقوف۔ دوسری باتوں کی طرح میں یہ بات بھی تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب کچھ بڑے طمطراق سے لکھا تھا۔ مگر تم کیا اندھے تھے۔ تمہیں یہ نظر نہیں آیا تھا؟ جو میں نے ازالہ اوہام میں لکھا تھا کہ اول تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو ہو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ از ص ۱۴۰۔

ارے الو! اب بتا یہ عبارت میری مذکورہ کتاب میں تھی یا نہیں؟ وہ تو میری عادت تھی کہ کہیں ایک بات لکھتا تھا تو دوسری جگہ اس کے خلاف لکھ دیتا تھا تاکہ میری دال روٹی چلتی رہے۔ مگر ساتھ یہ بھی لکھ دیا تھا کہ سچے کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا۔

جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو اس کا کسی بات میں اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

ظاہر ہے کہ دونوں باتوں میں ایک تو لازمی جھوٹی ہے۔ پھر تم نے میری ان خرافات کو کیوں تسلیم کرلیا۔ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

کیا تم نے بائیس جھوٹ والا انعامی اشتہار نہ پڑھا تھا۔ جو ملک کے کونے کونے میں پہنچا تھا اور جس کا جواب کوئی بھی نہ دے سکا۔ پھر تم نے مجھ جیسے کذاب کو کیوں مان لیا۔

ارے الو! تم ساری زندگی مجھے مسیح موعود پکارتے رہے حالانکہ میں نے صاف لکھ دیا تھا کہ۔

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۹۰) (پھر کشتی نوح والے ڈرامے کی کیا ضرورت تھی۔ ناقل)

اور سنئے۔ میں نے لکھا تھا۔

مثلاً "صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ ص ۸۹)

ہاں دمشق میں عند المنارہ اترنے والی حدیث مسلم میں موجود ہے۔ (ازالہ ص ۱۳۲)

ممکن ہے آئندہ کسی زمانہ میں کوئی مسیح آجاوے۔ (ازالہ ص ۲۹)

میرے جیسے ۱۰ہزار اور بھی مثیل مسیح آسکتے ہیں۔ (ازالہ ص ۱۹۹)

ممکن ہے وہ بھی آجائے جو روضہ رسولؐ میں مدفون ہو۔ (ازالہ ص ۴۷۰)

اب بتلا الو! کچھ سمجھ شریف میں آیا۔ میں نے کیا کچھ نہیں لکھا۔ سب کچھ لکھا۔ پولوس کی طرح ہر کام کیا۔ دیکھو رومیوں ۲۳ اور کرنتھ اول ۲۰:۹

اور سن لے۔ میں نے تو یہ بھی لکھ دیا تھا کہ۔

پہلے خدا نے مجھے مسیح بنایا پھر جب لوگ مسیح کے پیار سے متاثر نہ ہوئے تو مجھے موسیٰ بنا دیا گیا تاکہ سختی سے لوگوں کو درست کیا جائے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۴)

ارے بدبخت! اگر میں نے بالفرض دعویٰ مسیحیت کیا بھی تھا تو بعد میں اس سے آگے بڑھ کر موسویت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ پہلے مقام سے ترقی کرکے اگلے گریڈ میں چلا گیا تھا اور تم ہمیشہ اندھے ہی رہے۔ مرنے کی ایک ہی ٹانگ بتاتے رہے۔ بے نصیبو! میں نے ابوزید سروجی کے کردار سے متاثر ہو کر پیٹ کی جہنم بھرنے کے لئے مختلف بہروپ بھرے تھے۔ تمہیں کس مردود اور لعین نے میری ہر گپ کو صحیح تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ کیا تمہاری اپنی کھوپڑی نہ تھی کہ تم بھی کچھ نشیب و فراز دیکھ کر میرے پیچھے چلتے۔ واقعی تم جیسے عاقبت نااندیشوں کا یہی حشر ہونا چاہئے تھا جو اب ہوا ہے۔ اب جاؤ اپنی حماقت کا ماتم کرتے رہو۔ حقیقت میں نہ تو میں مجدد تھا' نہ مہدی' نہ مسیح اور نہ ہی کسی قسم کا نبی و رسول کیونکہ قرآن و حدیث میں حقیقت واضح کردی گئی تھی' جس میں کوئی کھیلا نہیں چل سکتا تھا۔ میں نے تو محض بطور شغل اور بہروپ کے یہ تمام کھیل کھیلے تھے اور تم نادان اسے حقیقت جان کر اپنا بیڑہ غرق کر بیٹھے۔"

●●

ڈرگ روڈ شارع فیصل کو عیسائی اسٹیٹ بنانے کی سازش

معزز قارئین کرام! آج کل ہمارے ملک میں جو سیاسی انتشار پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس انتشار سے ملک عزیز کو جو نقصان پہنچ رہا ہے' اس کا ہمیں احساس تک نہیں اور ہماری اس غفلت سے ہمارے دین اور ملک کو جو خطرات لاحق ہوگئے ہیں' اس کا ہمیں پوری طرح اندازہ نہیں۔ ہماری اس غفلت سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنے والے ہمارے خلاف ہمارے ہی ملک میں سرگرم عمل ہیں' جن میں عیسائی اور قادیانی مشنری سرفہرست ہیں۔ ذیل میں ڈرگ روڈ پر عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ ۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء کی درمیانی شب دو کر ہٹن سیاسی پارٹیوں کے درمیان

اپنے ہی کسی اختلاف پر جھگڑا ہوا جس کے نتیجے میں دو عیسائی لڑکے عارف جوزف اور زاہد غوری زخمی ہو گئے' جن کی ٹانگوں میں گولیاں لگیں' ان کا تعلق مائیکل جاوید کی پارٹی سے تھا جبکہ فائرنگ کرنے والے ایلن لوبو سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس واقعہ کے رونما ہونے سے چند دن پہلے مائیکل جاوید کے آدمیوں نے ایلن لوبو پر حملہ کیا تھا۔ یہ جھگڑا خالصتاً" دو عیسائی پارٹیوں کے درمیان تھا لیکن جب اس کی ایف آئی آر لکھوائی گئی تو دونوں متحارب عیسائی گروپوں کے باہم مشورہ سے ایک سازش کے تحت دو مسلمان نوجوان انور علی اور ابرار کے نام بھی ایف آئی آر میں شامل کر دیئے گئے۔ اس عیسائی جھگڑے میں دو مسلمان نوجوانوں کو ملوث کرنے کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ عارف جوزف نے ایک کرسچن میگزین "دی وروز انٹرنیشنل" نکالا جو کہ خالصتاً" عیسائیت کی تبلیغ کے مقصد کے لئے استعمال ہوتا تھا اور بعض اوقات اس میں کچھ اس قسم کا مواد بھی شائع ہوتا' جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈرگ روڈ کے صدر جناب ناصر صاحب' انور علی' ابرار صاحب اور علاقہ کے مسلمانوں کے دباؤ پر وہ کرسچن میگزین بند کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ ان کی ڈرگ روڈ کے علاقہ کو عیسائی اسٹیٹ بنانے کی سازش کی تکمیل میں انور علی بڑی رکاوٹ تھے۔ ڈرگ روڈ کے ماحول کو خراب کرنے کی سازش ہو کہ سات گرجا گھروں کی موجودگی میں آٹھواں گرجا گھر کی تعمیر کی کوشش میں یہ نوجوان رکاوٹ تھے۔ مینتھوڈسٹ اسکول میں مسلمان بچوں کو بھی لازمی عیسائیت کی تعلیم کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سینٹ جانز چرچ میں کرسچن لڑکوں کو کراٹے اور دیگر امور سکھائے جاتے ہیں اور انہیں یہ باور کرایا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنا ہے۔ عیسائی مشنری کے جب سارے حربے ناکام ہوئے تو انہوں نے اپنے راستے کی دیوار بننے والے نوجوان مسلمانوں انور علی اور ابرار کو اس جھگڑے میں جس میں یہ نوجوان موجود بھی نہیں تھے' ایف آئی آر میں انہیں نامزد کر دیا۔ اس بات کی تصدیق اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ اپنے ہم مذہب لوگوں کے نام جزوی طور پر دیئے گئے یعنی ایلن لوبو' اونیل میلز' منظور' جبکہ جن کا اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں تھا (انور علی' ابرار) انہیں خاص طور پر نامزد کر دیا گیا۔ دونوں کرسچن متحارب گروپوں نے اپنے اپنے لڑکوں کی ضمانتیں کرائی ہیں جبکہ انور علی اور ابرار کے بارے میں عارف جوزف ضمانت کے معاملے میں زبردست مزاحمت کر رہا ہے۔ ہم اہلیان ڈرگ روڈ ارباب اقتدار اور حکومت وقت سے یہ پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ڈرگ روڈ کینٹ بازار کو عیسائی اسٹیٹ بننے سے روکا جائے اور جن بے گناہ و بے قصور نوجوان مسلمانوں کو ایک سازش کے تحت ایف آئی آر میں ملوث کرایا گیا ہے ان پر درج شدہ مقدمہ غیر مشروط طور پر ختم کیا جائے۔ منجانب۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شارع فیصل' کراچی

مرکزی مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی کا دورہ کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مرکزی مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی نے کراچی کا دورہ کیا۔ اورنگی میٹروویل نمبر ۲' جامعہ امام ابو حنیفہ' ملیر جناح اسکوائر' کورنگی ساڑھے تین دفتر لیبر اسکوائر' جمشید روڈ مارٹن کوارٹرز میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ مولانا جمال اللہ الحسینی نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور جو شخص اس سے انحراف کرتا ہے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ملیر دفتر میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا جمال اللہ نے فرمایا کہ قادیانی مرتد زندیق ملحد ہیں اور کسی صورت میں بھی مسلمان نہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد کرانے کے لئے موثر کارروائی کرے۔ انہوں نے کہا کہ آئین و قانون کے مطابق قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکتے لیکن ڈش اینٹینا کے ذریعہ ملک میں بڑھتی ہوئی قادیانی سرگرمیوں پر حکومت نے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی بھی مولانا جمال اللہ الحسینی کے ان پروگراموں میں ساتھ رہے۔ کورنگی ساڑھے تین میں مولانا نذر عثمانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیت ایک بے بنیاد مذہب ہے۔ قادیانیت کو مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے منظر عام پر لایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو خود کو "انگریز کا خود کاشتہ پودہ" لکھتا رہا ہے' یہ قادیانیوں کے لئے مقام عبرت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیت کی کتب کے مطالعے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسا جھوٹا اور دجال آج تک دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ ●●

بقیہ۔ ایک تجزیہ' ایک دعوت فکر

نے بھی تمہیں غیر مسلم قرار دیا۔ پھر ۱۹۸۴ء میں تم پر مکمل پابندی عائد ہو گئی۔ پھر تم نے اسلامی اصطلاحات کا استعمال ظاہرا" ترک کر دیا۔ نیز تمہیں اپنا یہ مرکز بھی چھوڑنا پڑا جس کے نتیجہ میں میرا پوتا اپنی جان بچا کر رات کے اندھیرے میں اپنی جنم بھومی لندن کو بھاگا۔ مگر مسلمان پھر بھی تعاقب میں رہے۔ انہوں نے وہاں اپنا مرکز قائم کر کے تمہیں راہ حق کی تلقین کی۔ مقابلہ کا چیلنج کیا مگر میرا پوتا ظاہر سامنے آنے کی ہمت نہ کر سکا۔ جس طرح میرا بیٹا محمود مولانا منظور احمد چنیوٹی کی دعوت مباہلہ سے فرار ہو چکا تھا۔ اس کے بعد ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی تمہیں غیر مسلم قرار دیا لیکن تم ایسے ڈھیٹ نکلے کہ اپنے پیرو مرشد ابلیس اور مجھ کو بھی مات کر گئے۔ کسی موقع پر بھی سوچ نہ سکے۔ لہٰذا ارے ٹیٹو جاؤ دفع بھی ہو جاؤ۔ اب اس فضول گوئی کا کوئی فائدہ نہیں۔

بقیہ۔ نومسلمہ خاتون رقیہ

قناعت جیسی دولت نصیب ہے۔ میرے انگریز ہونے اور مسلمان ہونے میں کوئی تضاد نہیں۔ اگلے بیس سالوں میں برطانیہ میں اتنے ہی انگریز مسلمان مرد اور عورتیں ہوں گی جتنے کہ غیر انگریز مسلمان یہاں موجود ہیں انشاء اللہ تعالیٰ (یاد رہے کہ اس وقت برطانیہ میں ایشیائی مسلمانوں کی تعداد ۲۰ لاکھ ہے)۔ میرا یہی خیال ہے کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ مجھے پیچھے کی طرف لے جا رہا ہے بلکہ میں تو مکمل طور پر اب آزاد ہوئی ہوں۔

"(ڈیلی میل" لندن ۷ر دسمبر ۱۹۹۳ء ص ۳۹)

بقیہ۔ دعا

مناسک حج و عمرہ" عربی کی کتاب دکھائی تھی۔ جس میں حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کی ایک دعا درج تھی' جو وہ بیت اللہ کے طواف کے دوران جذب و کیف اور سرشاری کی حالت میں پڑھتے تھے۔ افادۂ عام کے لئے اس کو حافظہ پر اعتماد کرتے ہوئے ذیل میں صرف ترجمہ درج کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ قارئین کرام بھی خوش ہو کر احقر الوریٰ کے حسن خاتمہ کے لئے دعا فرمائیں گے۔

۱۔ "اے اللہ! میں نے تیری چاہت میں ساری مخلوق کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ تیرے شوق دیدار میں اپنے اہل و عیال کو بھی یتیم کر دیا۔"

۲۔ "اے اللہ! اگر تو نے میری تیری محبت کی حاجت کا رشتہ منقطع کر دیا۔ تو تیرے سوا مجھے قلبی حظ و سرور نہیں مل سکتا۔"

۳۔ "اے اللہ! تیری بارگاہ میں ایک عبد ضعیف حاضر ہوا ہے۔ تو اس سے درگزر فرما۔ جو تیرے سامنے اپنی پکار کی قبولیت کی امید لے کر آیا ہے۔"

۴۔ "اے میرے نگہبان! گو تیرے اس بندے نے تیری کئی نافرمانیاں کی ہوں گی۔ لیکن یہ گناہ کبھی نہیں کیا کہ تیرے سوا کسی معبود کا سجدہ کیا ہو۔"

۵۔ "اے میرے معبود! تیری بارگاہ اقدس میں تیرا گنہگار بندہ حاضر ہوا ہے۔ اور اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے تجھے پکارا ہے۔"

۶۔ "اے اللہ! اگر تو میری بخشش فرما دے تو یہ تیرے شایان شان ہے۔ اگر تو مجھے اپنے میزاب رحمت سے دھتکار دے تو مجھ پر تیرے سوا کون رحم کرے گا۔"

یہ ہیں اولیاء اللہ اور یہ ہے ان کی شان۔ کہ منزل مراد پانے کے لئے ساری زندگی اپنے رب کے سامنے مرغ بسمل کی طرح تڑپتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی مقدس ہستیوں سے محبت کے ساتھ کامل اطاعت و اتباع کی توفیق بخشے (آمین ثم آمین)۔

شمع ختم نبوت کے پروانوں اور اہل خیر حضرات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے احباب نے اس لئے قائم کی تھی کہ ملک کی مروجہ سیاست سے الگ تھلگ رہ کر عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی (جس سے انگریز حکومت نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے دعوائے نبوت کرایا تھا) کے برپا کردہ فتنے کا ہر محاذ اور ہر میدان میں مقابلہ کیا جائے چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس کے مختلف شعبے ہیں۔

1 شعبہ **تصنیف و تالیف** یہ شعبہ رد قادیانیت پر مختلف زبانوں میں مفت لٹریچر شائع اور فراہم کرتا ہے۔

2 شعبہ **تبلیغ** اس شعبہ کے تحت تربیت یافتہ مبلغین کی جماعت اندرون و بیرون ملک پر زور دلائل کے ذریعے قادیانیت کا تعاقب کرتی ہے۔

3 شعبہ **تدریس** اس شعبہ کے تحت ڈیڑھ درجن سے زائد دینی مدارس ہیں' جن میں مقامی و بیرونی طلباء علوم دین اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں' جن کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات عالمی مجلس ادا کرتی ہے۔

عالمی مجلس نے روس سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستوں میں قادیانی سازشوں کو ناکام بنایا اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع کرا کے تقسیم کئے۔ قرآن مجید کی طباعت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اس کے علاوہ دینی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ عالمی مجلس کے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں دفاتر موجود ہیں' جہاں ہمہ وقتی مبلغ اور کارکن فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ اس وقت قادیانی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں جو تشنۂ تکمیل ہیں۔ ہم شمع ختم نبوت کے تمام پروانوں اور اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھیں اور ختم نبوت کے اس مقدس مشن میں عالمی مجلس کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی زکوٰۃ' خیرات' صدقات و عطیات وغیرہ سے جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ)	(محقق العصر حضرت مولانا)	(حضرت مولانا)
خان محمد عفی عنہ	محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ	عزیز الرحمٰن جالندھری
خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تمام رقوم مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

شائع کردہ :۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون : ۴۰۹۷۸

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE) Registered No. M.160

ختم نبوت
KHATIME NUBUWWAT

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

۱۴۱۴-۱۵ ہجری ۔ کیلنڈر ۔ 1994ء شمسی

1 JANUARY

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
	1.	2.	3.	4.	5.	6.
7.	8.	9.	10.	11.	12.	13.
14.	15.	16.	17.	18.	19.	20.
21.	22.	23.	24.	25.	26.	27.
28.	29.	30.	31.			

2 FEBRUARY

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
				1.	2.	3.
4.	5.	6.	7.	8.	9.	10.
11.	12.	13.	14.	15.	16.	17.
18.	19.	20.	21.	22.	23.	24.
25.	26.	27.	28.			

3 MARCH

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
				1.	2.	3.
4.	5.	6.	7.	8.	9.	10.
11.	12.	13.	14.	15.	16.	17.
18.	19.	20.	21.	22.	23.	24.
25.	26.	27.	28.	29.	30.	31.

4 APRIL

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.
8.	9.	10.	11.	12.	13.	14.
15.	16.	17.	18.	19.	20.	21.
22.	23.	24.	25.	26.	27.	28.
29.	30.					

5 MAY

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
		1.	2.	3.	4.	5.
6.	7.	8.	9.	10.	11.	12.
13.	14.	15.	16.	17.	18.	19.
20.	21.	22.	23.	24.	25.	26.
27.	28.	29.	30.	31.		

6 JUNE

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
					1.	2.
3.	4.	5.	6.	7.	8.	9.
10.	11.	12.	13.	14.	15.	16.
17.	18.	19.	20.	21.	22.	23.
24.	25.	26.	27.	28.	29.	30.

7 JULY

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.
8.	9.	10.	11.	12.	13.	14.
15.	16.	17.	18.	19.	20.	21.
22.	23.	24.	25.	26.	27.	28.
29.	30.	31.				

8 AUGUST

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
			1.	2.	3.	4.
5.	6.	7.	8.	9.	10.	11.
12.	13.	14.	15.	16.	17.	18.
19.	20.	21.	22.	23.	24.	25.
26.	27.	28.	29.	30.	31.	

9 SEPTEMBER

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
30.						1.
2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
9.	10.	11.	12.	13.	14.	15.
16.	17.	18.	19.	20.	21.	22.
23.	24.	25.	26.	27.	28.	29.

10 OCTOBER

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
	1.	2.	3.	4.	5.	6.
7.	8.	9.	10.	11.	12.	13.
14.	15.	16.	17.	18.	19.	20.
21.	22.	23.	24.	25.	26.	27.
28.	29.	30.	31.			

11 NOVEMBER

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
				1.	2.	3.
4.	5.	6.	7.	8.	9.	10.
11.	12.	13.	14.	15.	16.	17.
18.	19.	20.	21.	22.	23.	24.
25.	26.	27.	28.	29.	30.	

12 DECEMBER

جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
30.	31.					1.
2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
9.	10.	11.	12.	13.	14.	15.
16.	17.	18.	19.	20.	21.	22.
23.	24.	25.	26.	27.	28.	29.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون : 40978

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ... ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون : [illegible]